رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مراسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۲۳

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی
اخبار — امرتسر
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر
تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء
مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداروں سے " سے
عام خریداران سے " صہ
" " ششماہی ۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۶ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

اہلحدیث کا کانفرنس نمبر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تحریک ۱۹۰۶ء میں بذریعہ اخبار "اہلحدیث" کی گئی تو ہر طرف سے اس کی تائید پہنچی۔ پہلی مجلس بمقام آرہ بتقریب جلسہ مدرسہ احمدیہ قائم ہوئی۔ جس کے صدر حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری مرحوم و مغفور مقرر ہوئے اور ناظم خاکسار ابوالوفاء۔ اس کے متصل ہی مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی مرحوم کی صدارت میں ایک وفد نے دورہ کیا۔ جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور یہ خاکسار بھی شریک تھے۔ یہ وفد بنگال اور یوپی میں سے ہوتا ہوا پنجاب میں پہنچا۔ یہاں سے دہلی گیا۔ اصحاب دہلی نے باعزاز و احترام اس کا استقبال کیا اور انصار مدینہ کی طرح کانفرنس کی اغراض میں مدد دی۔ جزاہم اللہ! اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر دفتر دہلی میں مقرر ہوا۔ آفس سکرٹری سیّد عبدالسلام صاحب مرحوم مقرر ہوئے۔ اس آواز کو اہلیان قوم نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ کانفرنس کا پہلا جلسہ ۱۹۱۲ء میں دہلی منعقد ہوا۔ جس کے بعد کانفرنس کی آواز سارے ملک میں پھیل گئی۔ دوسرا جلسہ امرتسر میں ہوا۔ بعد ازاں پشاور میں۔ اصحاب پشاور نے مخالف فضاء کا پورا انتظام رکھا۔ اسکے بعد علی گڈھ۔ پھر کلکتہ۔ کانپور۔ مدراس ملتان۔ گوجرانوالہ۔ بنارس۔ چھپرہ۔ مئو۔ ھکراوہ وغیرہ میں جلسے ہوئے۔ جلسوں میں انتظام اعلیٰ درجہ کا ہوتا رہا۔ کسی قسم کی کبھی بدمزگی یا تکلیف کی شکایات نہیں سنی گئی۔ علماء اور شرفاء اہل حدیث بلکہ غیر اہل حدیث بھی شریک ہوتے رہے —— اہل حدیث کانفرنس کی قبولیت کا ثبوت یہ کافی سے زیادہ ہے کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے موتمر مکہ میں اس کی نمائندگی از خود طلب فرمائی —— اس دفعہ

ahmadimuslim.de

دہلی کی مجلس شوریٰ میں پاس ہؤا کہ جلسہ عام دہلی میں کیا جائے۔ ابھی اشتہار شائع نہیں ہؤا تھا کہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) کے احباب پہنچ گئے اور خواہش کی کہ اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ فتحگڑھ میں ہو۔ مَیں نے کہا ایک درخواست بدستخط ممبران استقبالیہ لکھ کر لے آئیں تو مَیں اپنی سفارش لکھ کر بغرض منظوری مجلس شوریٰ میں بھیجدونگا۔ درخواست مَیں نے بھیجدی۔ وہاں سے منظوری پہنچ گئی۔ چنانچہ آج ۲۷ اپریل کو جلسہ کا پہلا روز ہے۔ للہ الحمد!

اس عرصہ میں کانفرنس پر جو مصائب آئے وہ اُن سے کم نہ تھے جو خلافت کانفرنس پر آئے جنکی وجہ سے وہ ختم ہوگئی مگر اہل حدیث کانفرنس محض خدا کے فضل سے آج تک زندہ ہے۔ گو اس کی زندگی کو کالعدم سمجھا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمدرد اس کی کمزوری محسوس کرکے اس کو قوت دینا چاہتے ہیں اور مخالف اس کی موت کی خبر سننے کے منتظر

ناظرین الجدیث میں سے ہر ایک ناظر اپنے لئے فیصلہ کرلے کہ اس کو کس گروہ میں شامل ہونا چاہئے۔

پہلے اس سے کہ ناظرین فیصلہ کریں، کانفرنس کی اغراض ومقاصد پر ایک نظر ڈال لیں جو یہ ہیں:

(۱) غیر قائلین اسلام کو اسلام کی دعوت دینا

(۲) نومسلموں کی مناسب طریق سے امداد کرنا۔

(۳) مسلمانوں کو خالص توحید اور سنت مطہرہ کی پابندی کی ترغیب دینا۔

(۴) مسلمانوں کے عموماً اور اہل حدیثوں کے خصوصاً باہمی خلاف وشقاق کو دور کرنے میں سعی اور کوشش کرنا

(۵) رسوم قبیحہ مخالفہ سنت کی اصلاح میں کوشش کرنا۔

(۶) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث طلبۂ علم کی خصوصاً حتی المقدور وظائف وغیرہ سے امداد کرنا۔

(۷) علوم دینیہ خصوصاً تفسیر و حدیث کی ہر طرح سے خدمات کرنا اور ان کو ترقی دینا۔

(۸) اہل حدیثوں کی درسگاہوں کو مناسب امداد پہنچانا۔

(**نوٹ**) اہل حدیث کانفرنس کا صدر دفتر صدر بازار دہلی میں ہے اور دفتر نظامت دفتر الجدیث امرتسر میں ہے۔

ناظرین کرام! ان اغراض ومقاصد میں سے کوئی مقصد بھی ایسا ہے جو کسی اہل توحید کو ناپسند ہو۔ جب نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر کانفرنس کو قوت پہنچانے میں کیا تامل ہے؟

اب مَیں ایک ضروری بات پر حاضرین اور ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں جو خاص سننے کے قابل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جماعت اہل حدیث کو ایک ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو اہل حدیث کے اغراض ومقاصد کی عام نگرانی کرے۔ اس ضرورت کو ملحوظ رکھ کر جماعت کے سامنے دو راستے ہیں۔

(۱) اوّل اسی کانفرنس کو قوت دیکر اس کو کارآمد بنائیں۔

(۲) اس کو ختم کرکے نئی جماعت بنائیں جو عام نگرانی کا کام کرے۔

یہ امر کسی اہل عقل سے مخفی نہیں کہ ایک بنی بنائی جماعت کو توڑکر دوسری جماعت بنانا بہت مشکل ہے۔ کون نہیں جانتا کہ چلتی گاڑی کو چلائے جانے کے لئے صرف ہاتھ رکھنا کافی ہوتا ہے بہ نسبت نئی گاڑی چلانے کے۔ پس جس دل میں توحید وسنت کی ہمدردی ہے وہ تو دوسری صورت کا خیال بھی دل میں نہ لائیگا۔

لہٰذا توحید وسنت کے شیدائی فیصلہ کریں اور جلدی کریں۔ ایسا نہ ہو کہ اہل حدیث کانفرنس اپنے آخری دم میں یہ کہتی ہوئی سنی جائے۔ ؎

آئے ہے بے کسیٔ عشق پہ رونا غالبؔ
کس کے گھر جائیگا سیلاب بلا میرے بعد

جلسہ اہل حدیث کانفرنس فتحگڑھ چوڑیاں

خطبہ استقبالیہ

صدر مجلس استقبالیہ مولوی عبدالرحیم صاحب ہیں۔ جنہوں نے یہ خطبہ پڑھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حمد وصلوٰۃ کے بعد آیۂ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کے مصداق یہ بھی ایک شکر کا مقام ہے کہ اللہ عزّوجل نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے جیسے ناتوان وبے بضاعت انسانوں کو اس چھوٹے سے قصبہ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ مَیں ممبران کانفرنس علماء کرام و دیگر معزز حاضرین کا خیر مقدم کہتا ہؤا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بعدہٗ چونکہ قصبہ ہذا کسی قسم کی خاص شہرت نہیں رکھتا۔ الا یہ کہ اس قصبہ کو بھی دہلی سے خاص تلمذ کا تعلق ہے۔ جس پر یہ قصبہ بزبان حال کہہ سکتا ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیۂ گل شود بس است

اس کی تفصیل یعنی اس قصبہ کے تاریخی حالات عرض کرتا ہوں وہو ہذا:۔

حضرات! قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ایک تاریخی قصبہ ہے جس کو ۱۷۶۰ء میں خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار کے عہد میں ایک شخص مسمی حقیقت سنگھ کنھیا نے اپنے برادرزادے کے نام پر موسوم کرکے آباد کیا۔ اس قصبہ کے نصف میل جانب شرق ایک معمولی سا گاؤں آباد تھا جسے چوریاں کہتے تھے۔ جب یہ قصبہ آباد ہؤا تو اس گاؤں کے تمام باشندوں کو یہاں لاکر آباد کیا گیا اور اس گاؤں کا نام ہمراہ شامل کرکے اس کا نام فتحگڑھ چوریاں رکھا گیا۔ جو بعد میں فتحگڑھ چوڑیاں ہوگیا۔ اگرچہ یہ ایک معمولی قصبہ ہے جس کی کل آبادی چھ ہزار ہے۔ مگر اشاعت توحید وسنت اور دینی خدمات میں گردونواح کے تمام قصبوں سے اس کا درجہ بہت برتر ہے۔ کیونکہ قصبہ ہذا کی سرزمین میں بہت سے مشاہیر اسلام، اولیاء عظام وعلماء کرام مدفون ہیں۔ ان میں سے ایک خاندان کے مورث اعلیٰ حضرت مولانا مولوی محمد اکرم

ahmadimuslim.de

صاحب مرحوم تھے جو کہ ابتدا ہی میں ایک اور قریبی گاؤں سے یہاں آکر آباد ہو گئے تھے۔ آپ بڑے متقی، زاہد اور شب زندہ دار بزرگ تھے اور اپنے زمانہ کے اولیاؤں میں شمار ہوتے تھے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادگان، مولانا نظام الدین صاحب، مولانا احمد شاہ صاحب و مولانا حامد شاہ صاحب مرحومین نے بھی جو پرہیزگاری و ریاضت میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ توحید و سنت کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی تبلیغ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بہورانی چاند کور جو اس قصبہ کی لڑکی تھی، کے بھائی چندا سنگھ نے قریباً ۱۸۴۵ء میں اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام محی الدین رکھا گیا۔ نو مسلم محی الدین توحید کا شیدائی ۱۸۹۱ء میں فوت ہوا۔ اور اپنے آخری وقت تک ملت ابراہیمی پر قائم رہا۔ مولانا مولوی نظام الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادوں میں سے مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم و مغفور کو ابتدا ہی سے دینی تعلیم کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ چھوٹی ہی عمر میں گھر پر معمولی تعلیم سے فارغ ہو کر دہلی پہنچے ان دنوں دہلی میں حضرت مولانا مولوی سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ درس تدریس فرماتے تھے۔ آپ نے وہاں کافی عرصہ قیام فرمایا اور تمام علوم شرعیہ سے فارغ التحصیل ہو کر حضرت سید صاحب مرحوم سے سند حاصل کر کے قریباً ۱۸۶۹ء میں واپس فتحگڑھ تشریف لائے۔ حضرت سید صاحب مرحوم کا قول تھا کہ میں نے صبر مولوی محمد عثمان صاحب فتحگڑھی سے سیکھا ہے۔ جب آپ نے یہاں علم حدیث بیان کرنا شروع کیا اور اسی کے مطابق مسائل بتانے لگے تو اس وقت لوگ کہتے سنے جاتے تھے کہ مولوی محمد عثمان ایک نیا مذہب لیکر آیا ہے۔ ان دنوں ان کے سب سے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم مفتی تھے جو کہ حنفی المذہب اور گدی نشین تھے۔ ... مولانا مرحوم کا مسائل میں بہت اختلاف ... نفرت ... اور تمام مصائب کو برداشت کیا ... دیکھ کر ... ہوتے چلے گئے۔ چند سال

گزرنے کے بعد قصبہ ہذا و گردو نواح کے دیہات بھی توحید و سنت کے شیدائی و دلدادہ ہو گئے۔ آپ اپنے خسر حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم مغفور ساکن قلعہ میہاں سنگھ کے ہمراہ زائر بیت اللہ شریف ہوئے۔ حج سے واپس آکر ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا اور تبلیغی کام بھی مکمل نہ ہوا تھا کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور ۵۲ سال کی عمر میں ۱۳۰۳ھ میں انتقال فرما گئے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ اس قلیل عرصہ میں مولانا مرحوم و مغفور نے علاوہ اشاعت توحید کے چند کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان میں سے ایک بڑی مفید کتاب "حکم النبی بکفر من لا یصلی" یعنی تارک الصلوٰۃ کے کفر کا فتویٰ ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا مولوی عبدالحی مرحوم و مغفور تھے۔ آپ کو قدرت سے ایسی ذہانت عطا ہوئی تھی کہ چھوٹی ہی عمر میں حافظ حدیث کہلانے لگے۔ آپ بڑے عابد متقی، پارسا اور باعمل عالم تھے۔ آپ کی عمر نے بھی وفا نہ کی اور چالیس سال کی عمر میں مارچ ۱۹۲۲ء میں اس جہان فانی سے چل بسے۔ غفر اللہ لہ ورحمہ۔ آپ نے مرزائیت کی تردید میں ایک کتاب تذکرۃ العباد تصنیف کی جس کا مرزائیوں کی طرف سے آج تک جواب شائع نہیں ہو سکا اور تردید مرزائیت میں ایک اور کتاب کا مسودہ تیار کیا تھا مگر مہلت نہ ملی اور ویسے کا ویسا ہی پڑا رہ گیا جو کہ ابھی تک بھی ترتیب نہیں دیا جا سکا۔ آپ کی دینی خدمات کے علاوہ ایک یادگار اسلامیہ ہائی سکول ہے جس کی عمارت میں یہ جلسہ ہو رہا ہے۔

مولانا مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے بڑے بھائی مولانا مولوی محمد اعظم صاحب مرحوم و مغفور کو بھی جو بڑے خوش خلق، مہمان نواز اور حلیم مزاج تھے حضرت سید صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ آپ نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے علم حدیث وغیرہ حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا مولوی محمد فاضل صاحب نے بھی حضرت سید صاحب مرحوم سے تعلیم حاصل کر کے سند حاصل کی ہوئی ہے۔ آپ بڑے متقی اور باعمل ... اس وقت ... کے امام اور مفتی ہیں۔

... ۱۹۳۲ء

صاحب مرحوم و مغفور بھی قابل ذکر ہیں۔ ان کے خاندان نے بھی دینی خدمات میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ آپ بھی ابتدا ہی میں نقل وطن کر کے اس قصبہ میں آباد ہوئے تھے۔ ان کے صاحبزادوں مولانا مولوی حاجی عمر الدین صاحب و مولانا مولوی اللہ بخش صاحب نے بھی بہت دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ حضرت مولانا مولوی عمر الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے حافظ عزیز الدین صاحب مرحوم اتقا، صبر اور ریاضت دینی کی وجہ سے امرتسر میں خاص مشہور تھے اور مولانا اللہ بخش صاحب مرحوم کے صاحبزادے مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم بھی پارسائی اور زہد میں خصوصی تھے۔ مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم کی یادگار ذرہ بے مقدار خاکسار آپ کے سامنے حاضر ہے۔

حضرات! حق تو یہ ہے کہ توحید و سنت کی بنیاد انہی متذکرہ بالا لوگوں کی رکھی ہوئی ہے۔ جس پر آج اہل قصبہ کو فخر واصل ہے اور جس کی وجہ سے یہ قصبہ خاص طور پر مشہور ہے۔ بعد میں مکرر بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے مصداق کے مطابق ان حضرات علماء کرام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دور دراز سفر کے مصائب برداشت کر کے اس جلسہ میں رونق افروز ہو کر قصبہ ہذا کو اعزاز بخشی کے زیور سے مزین کر کے اہل قصبہ کو عموماً اور مجلس استقبالیہ کو خصوصاً عزت بخشی ہے۔ میں ان حضرات کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات صرف کر کے جلسہ میں رونق کو دوبالا کیا ہے اور ان حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی نہایت ضروری خیال کرتا ہوں جنہوں نے اپنے مال سے ہماری امداد فرمائی ہے اور جو اس وقت بدنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرات! اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے امرتسر میں کانفرنس کا اجلاس ہوا تھا یہ قصبہ اسی روز سے اس شوق میں تھا کہ ہم بھی اہالیان قصبہ دعوت کا فخر حاصل کریں لیکن خانہ آباد کان میں پڑتی تھی کہ

ایاز قدر خود بشناس

مگر اس آواز سے شوق کم نہ ہوتا تھا بلکہ روز بروز ترقی پیدا ہوا یہاں تک کہ یہ دن دیکھنا ہمیں نصیب ہوا کہ ہم آج اپنے قدردانوں کو ... ہوئے اپنے

ahmadimuslim.de

حضور خدمت کا اعتراف کرتے ہیں اور نہایت اخلاص اور بہت سے معافی کی درخواست کرتے ہوئے معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے عرض کرتے ہیں ؎

وہ آئیں گھر ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

حضرات! مَیں اس امر کا اعتراف بھی کرتا ہوں کہ ہماری وسعت قلیل اور بہت کمزور ہے۔ اس لئے ہماری خدمات میں ہر قسم کے قصور ہونگے اور ضرور ہونگے۔ کیونکہ کوئی چیز دہلی، لاہور، امرتسر کی طرح یہاں آرام دہ بھی نہیں ہوگی اور سب سے آخر میں مَیں بزبان شیخ سعدی علیہ الرحمۃ معزز مہمانوں کو مخاطب کرکے یہ شعر پیش کرتا ہوں ؎

گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

حضرات! مَیں اور مدرسہ کارکن اور اہل قصبہ درگاہ خداوندی میں بالطبع بدل دعا کرتے ہیں کہ خدا اس اجتماع میں ہمارے ساتھ ہو۔ برکات نازل فرمائے۔ اور آیندہ کے لئے یہ اجتماع موجب ترقی ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خادم عبدالرحیم خلف مولانا مولوی شمس الدین صاحب مرحوم۔ صدر استقبالیہ کمیٹی
فتحگڑھ چوڑیاں۔ ضلع گورداسپور

خطبہ صدارت | صدر جلسہ جناب مولانا عبدالقادر صاحب وکیل قصور ہیں۔ جن کا خطبہ صدارت مختصر درج ذیل ہے ۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا یہ اکیسواں اجلاس ہے۔ ایسے اجتماعوں کی اصل غرض وغایت یہی ہے کہ ہم پچھلے سال کے کاموں کا جائزہ لیں۔ جو کوتاہیاں ہم سے ہوئی ہیں ان پر غور کریں۔ اپنی خامیوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور آئندہ سال کے لئے نئے عزم اور نئے حوصلے سے کام کے لئے تیار ہوں۔ مگر جماعت اہل حدیث نے بہت کم اپنے سالانہ اجتماعوں سے احتساب کا کام لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری جماعت دن بدن روبہ تنزل ہے اور دن بدن ہماری مساعی کمزور ہورہی ہیں۔ ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے۔ اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے۔ دراصل قوموں اور مذاہب کی مثال بھی ایک انسان کی مثال ہے۔ جس طرح ہر انسان پر پہلے بچپن پھر شباب اور اس کے بعد بڑھاپا طاری ہوتے ہیں اسی طرح جماعتوں کا بھی پہلے بچپن ہوتا ہے جبکہ ان کا ہر کام جوش وخروش سے معمور ہوتا ہے۔ ان کی بڑھان اور اٹھان دیکھنے والوں کو حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر ترقی کرتے کرتے شباب تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور جوانی کی امنگیں اور حوصلے اپنا پورا زور دکھلاتے ہیں۔ ہر روز وہ نیا میدان کارزار گرم کرتی ہیں۔ ہر روز وہ نئی راہیں ترقی کی نکالتی ہیں اور ایک میدان سر کرنے کے بعد دوسرے میدان کا رخ کرتی ہیں۔ اس وقت ان کا مذہب ایک زندہ حقیقت ہوتا ہے اس کے ہر حکم کی وہ زندہ تصویر ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مذہب کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ مذہبی احکام کی تعمیل محض رسمی رہ جاتی ہے۔ ظاہری اعمال میں بے جا فخر وغرور پیدا ہو جاتے ہیں۔ قوائے عملیہ میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے یہ قوموں اور جماعتوں کے بڑھاپے یا بیماری کا زمانہ ہے اور اگر وہ وقت پر نہ سنبھلیں تو خدا کا قانون اپنا عمل شروع کر دیتا ہے ؎

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ۔

(اعراف) اور دیکھو ہر امت کے لئے ایک ٹھہرایا ہوا وقت ہے۔ سو جب کسی امت کا ٹھہرایا ہوا وقت آگیا تو پھر نہ تو ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہے نہ ایک گھڑی آگے (جو کچھ اسکے لئے ہونا ہے ہو کر رہتا ہے یعنی وہ اپنے اعمال کی پاداش میں فنا کر دیجاتی ہے) اس آیت کریمہ میں فی الحقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ قوموں اور جماعتوں کی موت وحیات بھی اسی طرح موت وحیات کے مقررہ قوانین کے تابع ہے جس طرح کہ افراد کی۔ جب ایک جماعت کے نوجوانے عملیہ مردہ ہو جاتے ہیں اس کا ولولہ جہاد فنا ہو جاتا ہے اور وہ زندگی کی جدوجہد میں منافست کے جذبے سے خالی ہو جاتی ہے تو اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور وہ ہلاکت یعنی موت کے گھاٹ اتار دی جاتی ہے۔ اگر آپ تاریخ انسانی کا غائر نظر سے مطالعہ کریں تو یہ حقیقت آپ پر روز روشن کی طرح آشکار ہو جائیگی کہ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

مکافات عمل کا قانون ایسا اٹل ہے کہ اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سے بھی آگے بڑھئے۔ آپ اپنے گردوپیش کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ایک ہی قانون ہے جو کائنات کے ذرے ذرے میں جاری وساری ہے۔ اور قدرت کا ہر کرشمہ اس کا ہر فعل قوانین قدرت کی وحدت عمل کا پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے جس طرح ایک انسان یا ایک حیوان یا ایک درخت اور ایک جسم انفرادی طور پر طبعی قوانین کے تابع ہے اسی طرح تمام قومیں اور تمام جماعتیں طبعی قوانین کے تابع ہیں۔ وہ کونسا قانون ہے جو جماعتوں کے اعمال و افعال پر حاوی ہے اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ قانون، قانون مکافات عمل ہے۔ قرآن حکیم نے اس کے لئے مختلف نام تجویز فرمائے ہیں۔ اور مختلف پیرایوں اور اسالیب میں اسے بیان فرمایا ہے کہیں اسے قانون مجازات کہیں قانون بقائے اصلح اور کہیں بقائے انفع سے تعبیر فرمایا ہے۔ مگر مآل ان کا ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ جس فرد یا جماعت کے اعمال صالح ہونگے وہی فرد یا جماعت خوف اور حزن سے محفوظ رہنے کا حق رکھتی ہے۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ؎

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ

ahmadimuslim.de

یَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ ۔ (الرعد)

"اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا تو اپنی سمائی کے مطابق وادیاں بہ نکلیں اور میل کچیل سے جھاگ بن بن کر پانی کی سطح پر اٹھا تو سیلاب کی رو اسے بہالے گئی۔ اور دیکھو اسی طرح کا جھاگ (میل کچیل سے) اس وقت پر اٹھتا ہے جب لوگ زیور یا اور کوئی چیز بنانے کے لئے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہیں۔ حق اور باطل کے مقابلہ کی مثال ایسی ہی سمجھو جو اللہ بیان کر دیتا ہے۔ پس (میل کچیل کا) جھاگ (جو کسی کام کا نہ تھا) رائیگاں گیا اور جس چیز میں انسان کے لئے نفع تھا وہ زمین پر رہ گئی۔ اسی طرح اللہ (لوگوں کی سمجھ بوجھ کے لئے) مثالیں بیان کر دیتا ہے۔"

حضرات! ذرا اما ما ینفع الناس کے حکیمانہ الفاظ پر غور کیجئے۔ قرآن حکیم نے کس معجزانہ بلاغت و ایجاز سے حق اور باطل اور بقاو فنا کا قانون بیان فرما دیا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ کائنات ہستی میں ایک ہی قانون جاری و ساری ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کا قیام و صلاح اس پر مبنی ہے کہ جس چیز میں بنی نوع انسان کے لئے نفع ہو وہ باقی رہے اور جو بے کار ہے اس کے لئے قیام و دوام ناممکن ہے۔ اسے جھاگ کی طرح نابود ہی ہو جانا چاہئے۔ اس حکیمانہ اصول نے ہمیں ایک نہایت ہی عمدہ کسوٹی بھی حق و باطل کو پرکھنے کی بتلائی۔ چنانچہ مشہور جرمن حکیم گوئٹے نے اس اصول کی صدائے بازگشت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"حق ہمیں ترقی کے زینے میں آگے بڑھاتا ہے۔ اور باطل بیکار محض ہوتا ہے۔ وہ ہمیں لیکر ڈوب جاتا ہے۔"

گویا کسی ملت کے قیام و دوام کے لئے ضروری ہے کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے نافع ہو۔ چنانچہ حضرت سرور عالم صلعم نے انسان کی قدر و قیمت کا کیا اعلیٰ اور صحیح معیار پیش فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ (بہترین آدمی وہی ہے جس سے دوسرے آدمیوں کو نفع پہنچے)

یہ حدیث جوامع الکلم میں سے ہے۔ اس میں نہایت اختصار سے بتلایا گیا ہے کہ بہترین یا بالفاظ دیگر اصلح شخص وہی ہے جس سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ نفع پہنچے۔

حضرات! جب ہم ایک دفعہ اس حقیقت یعنی بقائے انفع کے اصول کو تسلیم کر لیں تو ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑیگا کہ وہی جماعت سب سے زیادہ نافع بنی نوع انسان ہوگی۔ جس کے افراد میں سب سے زیادہ ایثار اور قربانی کا جذبہ موجود ہوگا اور جس کے افراد سب سے زیادہ جری اور بہ اصطلاح مذہب صابر و قائم بالحق ہونگے۔ اس لئے اسی جماعت کو قیام و دوام حاصل ہوگا۔ خود غرض اقوام اور وہ اقوام جن کے افراد ملت و وطن فروش ہوں اور وہ اقوام جن کی مساعی نافع ہونے کی بجائے بیکار ہوں فنا کی گھاٹ اتار دی جاتی ہیں۔ اگر آپ ذرا غور کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ان افعال کا تعلق انسان کے قلب و دماغ سے ہے اور اسی کے عمل پر ان کی موت و حیات کا انحصار ہے۔ توحید کا عقیدہ قلب و دماغ کی درستگی اور اسے بنی نوع انسان کے لئے انفع بنانے میں واحد معجون مقوی (ٹانک) ہے۔

مسلمان کی شان ہی یہی ہے کہ وہ سوائے اللہ کے کسی اور سے نہیں ڈرتا اور خدا کے سوا تمام بارگاہوں سے بے نیاز ہو کر اغیار کے خوف کو دل سے نکال دیتا ہے۔ قرآن حکیم نے بار بار اس حقیقت کو پیش کیا ہے اور مومن کی تعریف یہی کی ہے کہ

وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ (وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا)

چنانچہ اسلام کی تاریخ ایسے زریں کارناموں سے روشن ہے۔ یہ کتنا تاریخی حقیقت ہے کہ جس قدر والہانہ ایثار کی مثالیں مسلمانوں کی تاریخ میں ملتی ہیں ایسی کسی ملت و قوم کے ہاں نہیں ملتیں۔

حضرات! اسلام کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کرنے سے ایک اور حقیقت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جس قدر کوئی جماعت کتاب و سنت سے زیادہ وابستہ ہوئی ہے اسی قدر وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انتہائی قربانی کے لئے زیادہ تیار ہوئی ہے۔ اس لئے اس جماعت کو اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے معزز لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس جماعت نے اسلام کی تاریخ میں کئی سنہری بابوں کا اضافہ کیا ہے۔ حضرت امام مالک بن انس کا اعلان حق خلیفہ وقت کے سامنے اور حضرت امام احمد بن حنبل رح کا جہاد معتزلہ کے خلاف اور حضرت امام ابن تیمیہ الحرانی کا جہاد نصاریٰ کے خلاف اور اعلائے کلمۃ اللہ شام و مصر میں۔ یہ سب اسی داستان کی کڑیاں ہیں خود ہندوستان میں آج جتنی روشنی بھی آپ کو کتاب و سنت کے بارے میں نظر آرہی ہے۔ سب اسی جماعت حقہ کی طفیل ہے۔ ہندوستان میں صدیوں کا جمود توڑنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کو مامور فرمایا تاکہ وہ ہندوستان میں مسلمانوں کو توحید کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں اور بدعات کی تاریکیوں کو کتاب و سنت کی روشنی سے دور کریں۔ اور ان کے دل و دماغ کو اصلح بنائیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن حکیم کا فارسی زبان میں اور ان کے دونوں صاحبزادوں نے اردو زبان میں ترجمے کئے۔ ان کے ہمعصر علماء کے لئے یہ جسارت ناقابل عفو تھی۔ حضرت شاہ صاحب رح کے خلاف کفر و الحاد کے فتوے دئیے گئے اور انہیں مباح الدم قرار دیا گیا اور قریب تھا کہ ہندوستان کا یہ امام موالیون کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرتا اگر عین وقت پر شاہی پیادے انہیں ان کے پنجے سے چھڑا نہ لے جاتے۔

لیکن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کام قلبی اور ذہنی اصلاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ انہوں نے کلمہ طیبہ کا جو بیج بویا وہ بڑھ کر ایک تناور درخت بن گیا۔ جس کے بڑے بڑے تنے سید احمد صاحب بریلوی اور شاہ شہید کی شخصیتوں میں نمودار ہوئے۔ ایسے بزرگوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو نہ صرف زبان سے ادا کیا بلکہ جہاد بالسیف کی سنت کو زندہ کیا۔ ان بزرگوں کے کارناموں نے قرون اولیٰ کے اسلامی کارناموں کی یاد کو تازہ کر دیا اور ایثار اور للہیت کی وہ درخشاں مثالیں پیش کیں جن کی نظیر اس خاکدان ہند کے آخری دور میں بھی مشکل ہے۔ جب یہ حضرات اسی ہندوستان میں پہلے اور مشرکانہ رسوم کے خلاف جہاد لسانی میں مشغول تھے

ahmadimuslim.de

اس وقت پنجاب کے مسلمان ذلیل ترین مذہبی اور ملی غلامی میں مبتلا تھے۔ شدہ شدہ یہ خبر ان بزرگوں تک پہنچی شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ خود تحقیق حالات کے لئے لاہور تشریف لائے سرائے انار کلی میں قیام فرما کر ان لرزہ خیز مظالم کا عینی مشاہدہ کیا۔ فوراً واپس وطن جا کر تبلیغی سرگرمیوں کو چھوڑ کر نصب امامت اور تربیت قافلہ کے کام میں مشغول ہو گئے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ایک قافلہ مرتب کر کے وطن سے ہجرت کی اور سرحد پار ہو کر جہاد بالسیف کے ذریعے مظلوموں کی حمایت میں جنگ شروع کی

یہ موقع ان کے کارناموں کی تفصیل کا نہیں۔ ورنہ واقعات سے میں ثابت کرتا کہ کس طرح اس مقدس گروہ نے قرآن کے اس حکم کو پورا کر کے دکھلایا۔ ایبٹ آباد سے اوپر بالا کوٹ کی دیواریں اور میدان اس جماعت کی جانثاری کی زبان حال سے شہادت دے رہی ہے۔

بے شک بعض نامساعد حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے جس میں خود مسلمانوں کی بے وفائی کو بہت دخل ہے۔ ان کا مقصد عظمیٰ پورا نہ ہو سکا۔ لیکن انہوں نے جو مثال قائم کر کے بتلائی اس نے کئی دلوں میں گھر کیا

؎ بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

چنانچہ ان کے اسی رسم کی پیروی میں کئی بزرگ حکومت کے تخلیہ کے تختہ مشق بن گئے۔ اگر ان کی تاریخ لکھی جائے تو ہندوستان کی تاریخ میں کئی خونی بابوں کا اضافہ ہوگا کوئی سختی نہیں جو اس جماعت حقہ پر روا نہیں رکھی گئی قید و بند، جلاوطنی و پھانسی، ضبطی جائداد و املاک کی سزاؤں میں سے کوئی سزا نہیں جن سے ان کو دوچار نہ ہونا پڑا۔ مگر ان مجاہدین کے پائے ثبات میں ذرہ بھر تزلزل نہ آیا۔ صادق پور، تھانیسر وغیرہ کے مقدمات ان کی تاریخی شہادت ہیں۔ جی چاہتا ہے اسے تفصیلاً سناؤں مگر وقت نہیں ؎

حدیث درد دل آویز داستانے ہست
کہ ذوق بیش دہد چوں دراز تر گردد

حضرات! میں چاہتا ہوں کہ جماعت اہل حدیث جو اپنی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے کسی زمانے میں ممتاز تھی ہے۔ اب پھر میدان عمل میں نکلے۔ اور اس کی ابتدا یوں ہونی چاہئے کہ سب سے پہلے ایک مفصل و مبسوط کتاب لکھوائی جائے اور ایسے لوگوں سے لکھوائی جائے جنہیں کتاب و سنت کی پوری روشنی کے ساتھ مغرب کے جدید نظریوں اور مغربی فلاسفہ کے افکار و آراء سے کما حقہ واقفیت ہو۔ اگر ہمارے علماء کو جدید علوم سے واقفیت کا خیال پیدا ہو تو خود عربی زبان میں مصر و شام میں کئی کتب اب تک علوم حدیثہ مغربیہ پر لکھی جا چکی ہیں۔ بہت سی مغربی کتب کا ترجمہ عربی زبان میں ہو چکا ہے۔ اور اگر یہ کانفرنس چاہے تو ان سب کتب کو ہندوستان میں جمع کیا جا سکتا ہے۔ اور مزید مستند تصنیفات کا ترجمہ بھی کرایا جا سکتا ہے۔ اور یوں اس وقت بھی اگر کوشش کی جائے تو جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی ایسے آدمی موجود ہیں جن کو کتاب و سنت سے نہ صرف گہری محبت بلکہ واقفیت تامہ بھی حاصل ہے۔ اس لئے ان سے تالیف و ترجمہ کے کام میں یہ کانفرنس پوری مدد حاصل کر سکتی ہے۔

حضرات! شروع میں میں نے کہا ہے کہ سالانہ اجلاسوں میں اپنے پچھلے کام کا محاسبہ اور آئندہ کے کام کا پروگرام مرتب کرنا چاہئے۔ میں اس کی نسبت اپنے خیالات کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی توجہ کے جاذب ہونگے۔

(۱) جماعت کی تفریق کو مٹانا ہمارا سب کا مشترکہ فرض ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اسکی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں۔ جماعت اہل حدیث کا ہندوستان میں طغرائے امتیاز یہ تھا کہ وہ شرعی امامت کے سائے میں زندگی بسر کریں۔ باوجود شخصی تقلید کو خیرباد کہنے کے ان کی باہمی محبت، یکجہتی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملے میں اتحاد ایک زمانے میں ضرب المثل تھا۔ اور انہوں نے علیکم بالجماعت والسمع والطاعت والهجرة والجهاد کے حکم پر عمل کر کے ہمارے لئے بہترین نمونہ چھوڑا تھا۔ لیکن آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں کہ مختلف اسماء سے مسمّٰی گروہ جماعت میں پیدا ہو گئے اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے پر فخر کر رہے ہیں بلکہ اچھے خاصے علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھیرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں۔ جماعت کے افراد کے پاس چند روزانہ یا وقتی رسائل خوش قسمتی یا بدقسمتی سے موجود ہیں۔ جنہیں ضرورت وقت کے مطابق اخبار یا رسالے کا نام دینا تو میرے لئے مشکل ہے۔ وہ بھی باہمی اجتماع کو پیدا کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے خلاف بدزبانی تک استعمال کر لینا جائز سمجھتے ہیں۔

بزرگو! کیا میرا یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے بزرگان اہل حدیث کے بے نظیر نظام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ انکے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر کے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہو گئے یہاں تک بزدلی نے زور پکڑا کہ ہم لوگوں میں سے ایک گروہ تسلط حکومت غیر پر بھی راضی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

آبرو باقی تیری ملت کی جمعیت سے تھی
جب سے جمعیت گئی دنیا میں رسوا تو ہوا

ہم تو ذلت کے اس گڑھے میں جا گرے جس سے اپنے بھائی مسلمانوں کو نکالنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ کیا یہ سچ نہیں کہ ہم دوسرے گروہوں سے چند اعمال فروعی مثلاً آمین بالجہر حرف ض (ضاد) ض (داد) کی صورت کو ادا کر کے اور اسی طرح بعض دیگر ظاہری اعمال میں سابق بزرگان اہل حدیث کی پیروی کر کے اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہل حدیث کا طرہ امتیاز تھا۔

بزرگان من! ہمارا صوبہ پنجاب ہندوستان کے باقی صوبوں کی نظر میں باہمی اختلاف کے لئے بہت زیادہ بدنام ہے۔ پنجاب کے اہل حدیث کے باہمی اختلافات اگر خدانخواستہ اسی طرح قائم رہیں تو پنجاب کی پیشانی پر ندامت کا یہ داغ ہمیشہ کے لئے نقش کا نجر ہو جائیگا۔ اس تلخ اور دردناک فریاد کے بعد میری شدید التجا ہے کہ آپ اجلاس کے بعد یک موافق وقت مقرر کر کے سر جوڑ کر بیٹھیں اور پنجاب کے

الارشاد الی سبیل الرشاد، تقلید شخصی کا رد (۱۳۴۸ھ) میں ایک بے نظیر کتاب ہے

اس باہمی مناقشہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں۔ مناسب یہ ہے کہ اس کام کے لئے چند غیر جانب دار احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ جو دونو فریقوں کے لیڈروں سے تبادلۂ خیالات کر کے ان میں اتحاد و اصلاح کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ہمیشہ جماعت مصلحین کی پشت پر رہی ہے۔ اس لئے اگر ہم خلوص نیت سے اصلاح کے درپے ہونگے تو خدا تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائیگا اور ہماری مساعی کو اپنی تائید و فضل سے کامیاب فرمائیگا

پنجاب کے اس اختلاف کو رفع کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس سے بھی زیادہ ضروری اور اہم کام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت ایک آل انڈیا جماعت ہے۔ کانفرنس کے نام کا جزو اولیں بہت بڑی شانداری کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس شانداری کے ساتھ عظیم الشان ذمہ داری بھی لازم و ملزوم کا حکم رکھتی ہے۔ کانفرنس کو اسم بامسمیٰ ہونے کی پوری کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں جہاں مسلمانوں کی آبادی موجود ہے وہاں کم و بیش اہل حدیث گروہ کا بھی ایک طبقہ موجود ہے۔ جو مقامی طور پر کچھ نہ کچھ کام کر رہا ہے۔ کوشش ہونی چاہئے کہ ان سب میں باہمی ربط پیدا کیا جائے۔ کانفرنس کے دفتر میں اس کام کے لئے ایک شعبہ مخصوص کر دیا جائے۔ اس سے اہل حدیث کی ہندوستان بھر میں وسعت اور قوت کا پورا اندازہ دفتر میں موجود رہیگا۔ اہل حدیث کی صحیح تنکیل کا یہی پہلا زینہ ہے۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جلالۃ الملک سلطان عبد العزیز ابن سعود غازی ایدہ اللہ بنصرہ نے کئی دفعہ ہندوستان کے چیدہ چیدہ اہل حدیث کو تقریراً اور تحریراً اس کام کی طرف متوجہ کیا۔ مگر ہمارے کان پر جوں تک نہ چلی۔ دوستو! اگر ہم اس کام کو صحیح طور پر انجام تک پہنچا دیں تو یقین رکھو کہ حکومت حجاز کو بھی اس سے خاص قوت اور پشت پناہی حاصل ہوگی۔ میرے اس مختصر فقرے میں بہت سے معنی پوشیدہ ہیں جو اصحاب بصیرت سے مخفی نہیں۔

(۲) دفتر کانفرنس سے پچھلی کارکردگی کا جو علم مجھے حاصل ہوا ہے اس سے مجھے خاص خوشی ہے۔

نو مبلغین کا کانفرنس کی طرف سے تبلیغی کام میں شب و روز مصروف رہنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے جماعتی فریضہ کو ادا کرنا حقیر کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے دور دراز علاقوں مثلاً تبت خورد، بارا مولا، گورکھ پور، گڑگاؤں وغیرہ مقامات میں جہاں مسلمانوں کی علمی اور اقتصادی حالت بہت پست ہے۔ دینیات کے مدارس کا جاری کرنا ایک قابل قدر خدمت ہے۔ اور میں اس پر کارکنان کانفرنس کو مبارک باد دیتا ہوں۔ لیکن مجھے اجازت دیجیے کہ یہ دونوں کام ابھی ابجد کی حالت میں ہیں۔ اور کانفرنس کا فرض ہے کہ ان کو بہت زیادہ آگے بڑھائے۔ ضرورت ہے کہ قرآن اور حدیث کے لئے ایک ایسی اعلیٰ درسگاہ موجود ہو جس میں کتاب و سنت کی تعلیم کے علاوہ علوم حدیثہ غربیہ کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ جو طلباء دینیات میں فارغ التحصیل ہوں وہ یورپ کے مادی اور معاشی نظریات پر بھی نوجوان طبقے سے گفتگو کر سکیں۔ بظاہر یہ کام جتنا مشکل معلوم ہوتا ہے ویسا مشکل نہیں۔ اہل حدیث کی بعض اچھی درسگاہیں موجود ہیں۔ مثلاً پنجاب میں گوجرانوالہ اور امرتسر کی درسگاہیں ہیں۔ یا دہلی میں مدرسہ رحمانیہ۔ ان میں سے موخر الذکر بالخصوص بفضلہ مالی لحاظ سے پختہ بنیاد پر قائم ہے۔ ان سے کام لیا جا سکتا ہے اور کسی جدید درسگاہ کے قائم کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان کے نصاب تعلیم میں مناسب تبدیلی کی ضرورت ہے۔

حضرات! صحت فکر و عقیدہ کے ساتھ صحت عمل قومی زندگی کے لئے لازمی ہے اس لئے ہماری جماعت کی فکری یعنی تعلیمی اصلاح کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اس کی عملی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے اور در اصل اسلام کا یہی طغرائے امتیاز ہے کہ اس نے صحت فکر کو صحت عمل کے ساتھ متحد کر دیا ہے۔ چنانچہ ایک انگریز (رڈلے) اشتراکی مصنف لکھتا ہے کہ دنیا نے آج تک صرف دو تعمیری مفکر پیدا کئے ہیں جو صحیح معنوں میں بنی نوع انسان کے قائد کہلانے کے مستحق ہیں۔ ایک محمد رسول اللہ صلعم دوسرا لینن (جو ان کا اپنا رہنما تھا) کیونکہ ان دونوں نے بنی نوع انسان کو صحیح جماعتی زندگی کا راستہ بتلایا۔ چنانچہ اس ضمن میں وہ لکھتا ہے کہ

محمد رسول اللہ صلعم نے مذہب اور معاشیات کی تاریخ میں ایک معجزانہ انقلاب پیدا کر دیا۔ کیونکہ انہوں نے ایسے دو ادارے ایجاد کئے جن کی وجہ سے انسانی مذہب اور معیشت متحد ہو گئے؛

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ وہ دو ادارے اس کی رائے میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہیں۔

الفضل ما شهدت به الاعداء

برادران من! صلوٰۃ و زکوٰۃ محض مذہبی عبادات نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو صلوٰۃ کے لئے قیام جماعت و نصب امام ضروری قرار نہ دیئے جاتے بلکہ دوسرے مذاہب کی طرح اس کے لئے بھی تخلیہ اور حجرہ تجویز کئے جاتے۔ اور زکوٰۃ کے لئے بیت المال کا قیام لازمی قرار دیا جاتا۔ بلکہ خاموش صدقہ۔ صلوٰۃ اور زکوٰۃ نہایت ضروری اور بہترین معاشی ادارے ہیں جن سے اصل مقصود قوم میں صحت عمل پیدا کرنا ہے۔

تنظیم زکوٰۃ در اصل اسلام کا ایک اساسی اور بنیادی طریق کار ہے۔ جس کا اصل مقصد قوم و ملت اسلامیہ کی اقتصادی اور معاشی تنظیم ہے اور اس لئے ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کے قیام کے ساتھ ہی قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ عمل میں آئے۔ مگر افسوس کہ ہماری بے توجہی سے یہ مفید ادارہ بھی ان کے باقی اعمال کی طرح جاری نہ رہ سکا اور ہماری غفلت کی نذر ہو گیا۔ اس لئے اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں اور از سر نو اسے زندہ کریں۔

مجھے اس امر کے باور کرنے میں تامل نہیں کہ یہ کام ایک دن میں نہیں ہو سکتا۔ بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ جماعت اہل حدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آ رہا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے۔ اور اس کے خزانہ کو وسعت دیکر بیت المال کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے اور اس کانفرنس کی شاخیں صوبہ وار اور ضلع وار بنا کر تحصیل و فراہمی زکوٰۃ کا کام ان کے سپرد کر دیا جائے

ahmadimuslim.de

جو زکوٰۃ جمع ہو اس کا کچھ حصہ وہ بیشک اپنی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کریں۔ مگر ایک مقررہ حصہ وہ صدر بیت المال میں سالانہ بھیجدیا کریں تاکہ اسے ہندوستان کی عمومی ضروریات میں کام میں لایا جا سکے۔ اگر پہلے پہلے ہمارے بھائی اپنی ساری زکوٰۃ نہ بھی دیں تو ان سے نصف یا زیادہ یا جتنا بھی وہ خوشی سے دینا قبول کریں باقاعدہ وصول کیا جائے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنی گرفت کو مضبوط کرتے کرتے پھر ساری زکوٰۃ کی وصولی کا بھی انتظام ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ اہل حدیث کانفرنس کو ہی امارت شرعیہ کا بدل بنادیا جائے۔ میرا اس سے یہ منشا ہے کہ اس کے آئین وضوابط زیادہ محکم بنائے جائیں اور صدر کا انتخاب اور ایک مجلس عاملہ کا تقرر اور دوسری ایسی ضروری ترمیمات اس کے کانسٹی ٹیوشن میں کردی جائیں تاکہ یہ اہل حدیث کی ایک نمائندہ اور مختار جماعت بن سکے۔ اور اسے تمام اہل حدیث کا من حیث الجماعت اعتماد حاصل ہوجائے۔ پھر یہ جماعت اپنی شاخیں صوبہ وار اور ضلع وار قائم کرتی جائے۔ یہاں تک کہ جس جس قریہ میں اہل حدیث موجود ہیں وہاں بھی اس کی ایک شاخ قائم ہوجائے تاکہ اہل حدیث ایک رشتہ میں منسلک ہوجائیں۔ اس وقت اہل حدیث کی بہت سی مقامی انجمنیں اور ادارے ہیں جو اپنی اپنی جگہ بہت مفید کام کررہے ہیں۔ ان سب کو ایک رشتے میں منسلک کرکے اہل حدیث کانفرنس کے زیر اثر لایا جائے اور اس طرح سے ایک صحیح آل انڈیا نظام کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔

حضرات! تمام مسلمانوں کا تشتت وانتشار اب اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ خود ان کو اپنی پستی کا احساس ہورہا ہے اور وہ ایک مضبوط نظام کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس کررہے ہیں۔ اور اگر آپ اپنا ایک مضبوط اور مؤثر نظام قائم کرینگے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عامۃ مسلمین جنہیں اہل حدیث اور تقلید و عدم تقلید کے مسائل سے کچھ زیادہ دلچسپی نہیں ہے خود بخود آپ کی جماعت کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور آپ کی جماعتی توسیع کا خواب بھی خود بخود پورا ہوجائیگا۔

(۴) برادران من! اب میں ایک اور اہم سوال کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ آیا اہل حدیث کانفرنس کو سیاسیات حاضرہ میں حصہ لینا چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کانفرنس کی موجودہ پالیسی نے خود جماعت اہل حدیث کے ایک بااثر طبقہ کے دلوں میں شکوک و بدگمانی پیدا کردی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے اس سالانہ اجتماع میں اس امر پر بھی غور کرنے کے لئے چند لمحات بسر کریں۔

میں اس امر سے بخوبی واقف ہوں کہ اہل حدیث افراد نے ملکی سیاسیات میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں وہ اپنی صحیح سیاسی پالیسی کی وجہ سے تمام ملک میں نمایاں رہے ہیں۔ لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ وہ اس سے بہت زیادہ سرگرم عمل ہوں۔ اس لئے اہل حدیث کانفرنس کا فرض ہے کہ وہ بطور جماعت مسلمانوں کی ہر حق تلفی کے خلاف خواہ وہ دینی ہو خواہ دنیوی نہایت پر زور اور مؤثر احتجاج کرے۔ مسئلہ فلسطین ہی کو لیجئے جس نے ہر درد دل رکھنے والے مسلمان مرد و عورت کے دل کو مجروح کردیا ہے۔ جو مظالم نہتے اور بے گناہ عربوں پر کئے جاتے ہیں ان کے تصور سے بھی میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اخبارات میں جو بیانات شائع ہورہے ہیں ان کو پڑھ کر ہماری آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں اور دل پارہ پارہ۔ حضرات! آپ کی خاطر میں اس داستان غدر و فریب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرتا ہوں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ فلسطین کے عربوں کے ساتھ کس طرح دھوکا کیا گیا ہے۔ اس امر کو جانے دیجئے کہ انگریزوں نے عربوں سے ساتھ جنگ میں ترکوں کی مخالفت کرنے کے صلے میں کیا کیا مواعید و مواثیق کئے تھے۔ لیکن جب لیگ آف نیشنز (انجمن اقوام) نے انگریزوں کو فلسطین اور عراق کا حوالہ

دیا تھا تو تینوں قسم کی حوالگیوں میں ان کی حوالگی کو درجہ اول کی حوالگی قرار دیا تھا یعنی سب سے پہلے انہی دو ممالک کو کامل آزادی دی جائیگی۔ گویا ان دو اسلامی ممالک کو امانتاً انگریزوں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ ***

حضرات! یہ مظالم ایسے دردناک اور الم انگیز ہیں کہ کانگریس کی جماعت نے بھی ان کے خلاف نہایت زبردست احتجاج کیا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہماری جماعت کیوں عربوں کی حمایت میں نہایت زبردست احتجاج نہ کرے۔ اس بارے میں جمعیۃ العلماء کا طرز عمل ہم سب کے لئے ایک درخشاں مثال پیش کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہماری جماعت کو من حیث الجماعت جمعیۃ العلمائے ہند دہلی سے زیادہ گہرا اتحاد عمل قائم کرنا چاہئے۔

(۵) تصنیف و تالیف۔ حضرات! یہ کہنا تحصیل حاصل ہے کہ یہ مقصد بہت اہم ہے اور ہمارے جماعتی کاموں میں سے بہت بڑا کام ہے۔ اس ضمن میں مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اہل حدیث کانفرنس نے ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی مرتبہ "تراجم علمائے اہل حدیث" کی طباعت کا انتظام کیا ہے۔ یہ کتاب واقعی بہت ہی مفید اور ضروری ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کانفرنس جلد تر اس کی تکمیل و طباعت کا بندوبست کرے۔ تصنیف و تالیف کے ضمن میں میں چند مشورے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان پر غور کریں گے۔

اول۔ تصنیف و تالیف میں نہایت ضروری ہوتا ہے کہ ذہنی ضروریات اور مقتضیات کا لحاظ رکھا جائے۔ اس وقت اسلام پر چاروں طرف سے اعداء نے ہجوم کیا ہوا ہے اور اس میں ذہنی حملہ جو بولشویک تحریک یا اشتراکیت کی طرف سے ہو رہا ہے وہ سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اسلئے اس کانفرنس کو چاہئے کہ ایسی جماعت علماء کی تیار کرے جو ایسی کتابیں اور رسالے لکھیں جن میں اشتراکیت، اشتمالیت و دہریت وغیرہم کی تردید ہو۔ اور جن میں عقلی دلائل سے اس طوفان تشکیک و الحاد کا مقابلہ کیا جائے۔ پھر اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ آسان اور عام فہم زبان میں جدید طرز پر اور جدید حقائق کو سامنے رکھ کر اسلام کی تعلیم کو پیش کیا جائے۔ تاکہ مغربی تعلیم یافتہ طبقہ بھی متاثر ہو۔ اس ضمن میں اگر انگریزی زبان میں بھی تصنیفات کا سلسلہ طبع کیا جائے تو ہم وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کرینگے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ہم ہندوستانی انگریزی خوان طبقہ کو اپنی طرف مائل کرسکیں گے بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام کی صحیح آواز پہنچا سکیں گے

*** لیکن انگریزوں نے اپنی ضروریات کی وجہ سے فلسطین کو یہودیوں کے ہاتھ میں فروخت کردیا اور بالفور کے اعلان کے مطابق جو تمام عہود و مواثیق کے بالکل خلاف تھا۔ یہودیوں کو

ahmadimuslim.de

دوئم - قرآن کریم اور احادیث کے مستند ترجمے انگریزی اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں کرائے جائیں اور ان کی نشر و اشاعت کا پورا انتظام کیا جائے - آپ شائد یہ سُن کر حیران ہونگے کہ بائیبل کا ترجمہ قریبًا سات سو زبانوں میں ہو چکا ہے -

سوئم - مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشی اصلاح آپ کی توجہ کی خاص طور پر محتاج ہے اور اس کے لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ پروپگنڈا کے تمام وسائل استعمال کرے اور رسالوں کے ذریعے، اخبارات کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح کا کام شروع کر دے - اور تب تک چین نہ لے جب تک کہ ایک ایک گاؤں اور قریے میں اصلاح کی آواز نہ پہنچ جائے -

میرے بھائیو! میرا خطبہ بہت طویل ہو گیا اور میں نے آپ کا بہت سا قیمتی وقت لیا ہے - ع

شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ مے خیزد

لیکن باوجود اس کے ابھی اور بہت سی ضروری باتیں ہیں جن کا مجھے ذکر کرنا چاہئے تھا - مگر میں بخوف طوالت انکو نظر انداز کرتا ہوں - اور آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری تقریر کو خاموشی اور توجہ سے سنا - بیشک میرے خطبہ کا انداز ذرا تلخ تھا مگر میں نہیں چاہتا تھا کہ میں صرف ماضی کی داستان سرائی ہی پر اپنی تقریر ختم کردوں - بلکہ میں چاہتا تھا کہ اپنی جماعت کو اسکی کوتاہیوں کی طرف توجہ دلاؤں اور ان میں اصلاح کا جذبہ پیدا کردوں - میں نے ماضی کو صرف استقبال کی تعمیر کے لئے استعمال کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ہمارا مستقبل ہمارے ماضی سے بھی زیادہ شاندار ہو - اس لئے مجھے مجبوراً بعض تلخ حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پڑے - میرا ارادہ ہرگز ان سے کسی بھائی کی دل شکنی نہ تھا بلکہ

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

(میں تو حتی المقدور تمہاری اصلاح ہی کا ارادہ رکھتا ہوں)

اس لئے اگر کسی بھائی کی دل شکنی ہوئی ہو تو وہ مجھے معاف کریں - اور میرے اس خطبہ میں جو قابل عمل اور قابل قبول باتیں ہوں ان کو قبول کیجئے - ان پر غور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے -

فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ - اُولٰئک الذین ھدٰھم اللہ و اولٰئک ھم اولوا الالباب - (الزمر)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین "

خادم جماعت اہلحدیث

عبدالقادر قصوری

(نوٹ) جلسہ کی کاروائی آیندہ پرچہ میں شائع ہوگی - انشاء اللہ

جلسہ اہل حدیث پشاور

صوبہ سرحد کی جماعت اہل حدیث نے ۳۱ - مارچ تا ۲ - اپریل کو ایک جلسہ بمقام پشاور کیا - جس میں صدر جلسہ کو ایک اڈریس (معروضہ) دیا - جو یہ ہے :-

معروضہ

بخدمت جناب سردار جماعت حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور

حضرت والا! میں جماعت اہل حدیث پشاور کی جانب سے آپ کا خیر مقدم کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں - آج سے قریبًا ۱۳ سال قبل جناب کی زیارت ہم خادموں کو اسی شہر میں ہوئی تھی - بعد ازاں ہم متمنی تھے کہ کوئی تقریب پیدا ہو کہ پھر ہم خادمان کو زیارت نصیب ہو -

جناب والا! ہم صدق دل سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جناب نے جو اسلام اور مذہب اہل حدیث کی خدمات کی ہیں وہ اس قابل ہیں کہ مسلمان خصوصًا اہل حدیث ان پر فخر کریں -

مخالفین اسلام عیسائی اور آریہ وغیرہ مذاہب کو مسکت، دل خوش کن پیرائے میں جوابات دینا آپ ہی کا خاص حصہ ہے - اور یان غیر کے بعد غیر اہل حدیث مذاہب کے اعتراضات کے جوابات تسلی بخش طریق سے دینے کا خاص ملکہ خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے آپ نے ہر بدعی عقیدہ اور غلط خیال کی اصلاح فرمائی ہے - قادیانی تحریک کا گویا خاتمہ خدا نے آپ کے ہاتھ سے کرایا -

نومبر ۳۷ء میں اہل بدعت پارٹی نے آپ پر جو قاتلانہ حملہ کرایا - اس سے جماعت اہل حدیث کو عمومًا اور ہم خادمان کو جو صدمہ ہوا تھا اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا - ہم خدا کی اس مہربانی کا شکر کیونکر کر سکتے ہیں کہ اس محافظ حقیقی نے آپ کو دینی خدمت کے لئے صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رکھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم خادمان آپ کو اپنے جلسہ کی کرسئ صدارت پر متمکن دیکھتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ توحید و سنت کی اشاعت کے لئے خدا آپکا سایہ اہل اسلام کے سروں پر بہت دیر تک قائم رکھے آمین ثم آمین! ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

آپ کا خادم

ناظم انجمن اہل حدیث صدر پشاور " (۳۱ - ۳ - ۳۹)

صدر جلسہ نے اس معروضہ کا جواب زبانی دیا - اور خطبہ صدارت مرقومہ پڑھا - جو جلسہ میں تقسیم ہوا - وہ یہ ہے :-

خطبہ صدارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

برادران اسلام حاضرین اور سامعین! السلام علیکم - منتظمین جلسہ نے کسی خاص وجہ سے صدارت کی خدمت میرے سپرد کی ہے - عام دستور یہ ہے کہ صدر جلسہ منتظمین کا شکریہ ادا کیا کرتے ہیں - مگر میں شکریہ نہیں بلکہ گلہ کرنے پر مجبور ہوں - کیونکہ منتظمین جلسہ نے میری کمزوری اور

ahmadimuslim.de

بے بضاعتی کا لحاظ نہ کرکے محض غلبہ محبت سے مجھے اس بوجھ کے نیچے دبادیا۔ اس لئے مَیں انتخاب صدارت کا گلہ اور محبت و مروت کا شکریہ ادا کروں تو حق بجانب ہوں۔ خدا ہماری محبت میں ترقی دے۔

حضرات! آج مسلمانوں میں دو باتوں کا بہت چرچا ہے

(۱) مسلمان دین و مذہب سے غافل ہو گئے۔

(۲) مسلمانوں کے مذہبی طبقوں میں اتنا اختلاف ہے کہ ایک اجنبی غیر جانب دار کو فرقہ حقہ اور غیر حقہ میں امتیاز کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ہر ایک فرقہ اپنے آپکو حق پر جانتا ہے۔ میرے خیال میں اس عقدہ کا حل بہت آسان ہے مَیں امید رکھتا ہوں کہ حق کے متلاشی خالی الذہن ہو کر میری معروضات کو سنیں گے تو ان کو فرقہ حقہ کی شناخت حاصل ہو جائیگی۔

مجمل شناخت برادران فرض کرو عرصہ تین چار سو سال کا گزرا ہے کہ کابل سے کوئی خاندان پشاور میں آکر آباد ہوا۔ آج ان کی خاندانی مردم شماری سینکڑوں سے متجاوز ہے۔ ان متعدد فیملی ممبران میں اپنے نسب کی بابت اختلاف ہوا۔ اُن میں سے چند اپنے آپ کو پٹھان کہتے ہیں۔ چند سادات ظاہر کرتے ہیں۔ بعض شیخ انصاری بعض راجپوت وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتا ہے جو بجائے خود کیسا ہی لاجواب ہو مگر فیصلہ کن نہیں۔ مَیں ان کے اختلاف کے فیصلہ کا صحیح حل یہ سمجھتا ہوں کہ ان اصحاب کا مورث اعلیٰ جب پشاور میں آیا تھا اس وقت کا کوئی کاغذ از قسم تمسک یا نکاح نامہ وغیرہ دیکھا جائے کہ اس میں مورث اعلیٰ کی قومیت کیا لکھی ہے۔ جو اسکی قومیت ہوگی وہی صحیح ہوگی۔ جو اُس قومیت کے مدعی ہونگے وہی حق پر ہونگے۔ وگرہیچ۔

یہ طریق فیصلہ ایسا صحیح ہے کہ کوئی دانا یا نادان اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

ٹھیک اسی طرح مذاہب اسلامیہ کی تحقیق ہونی چاہئے جس کی صورت یہ ہے کہ سب سے پہلے دیکھا جائے کہ بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام انتقال کے وقت اپنی امت کو کس حالت میں چھوڑ گئے تھے۔ اور اس وقت کے لوگوں کا مذہب اور طریق عمل کیا تھا۔ اس طریق عمل سے ان کا نام خود بخود ظاہر ہو جائیگا۔

کچھ شک نہیں کہ اس وقت موجودہ مذاہب اسلام میں سے کوئی مذہب نہیں تھا۔ یہ ایسا دعویٰ ہے کہ اس کا ثبوت دینے کی حاجت نہیں۔ اس لئے کہ تاریخ اسلام بالاتفاق شہادت دیتی ہے کہ حضرت علیؓ خلیفہ چہارم کے زمانہ میں (بحیثیت محبت اور عداوت) اختلاف پیدا ہوا تو حسب مزاج کچھ لوگ خلیفہ کے حامی ہوئے کچھ مخالف۔ حامیوں کو "شیعان علی" کہا گیا۔ مخالفوں کو "خارجی"۔

پس یہ ہے اسلام میں فرقوں کی ابتدا۔ باقی سب فرقے بعد میں پیدا ہوتے رہے۔

اس تاریخی شہادت سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ جیسے مثال مذکور میں مورث اعلیٰ کی قومیت مقدم اور معتبر ہے اسلامی فرقوں میں بھی وہی فرقہ مقدم اور اصل ہے جو زمانہ اول کی روش پر ہے۔ جس کی بابت یہ شعر بہت موزوں ہے ؎

اهل الحدیث همْ اهل النبی و ان
لمْ یَصْحَبُوْا نفسَه انفاسه صَحِبوا

اب غور طلب یہ بات ہے کہ طبقہ اولیٰ کا طریق عمل کیا تھا مَیں اس میں زیادہ وقت لگانا نہیں چاہتا۔ صرف دو مثالیں پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوگا کہ صحابہ کرام کا طریق عمل قرآن و حدیث تھا۔ امثلہ ذیل ملاحظہ ہوں:۔

(۱) مسئلہ خلافت جب پیش ہوا تو انصار سے آواز آئی:۔ مِنَّا اَمِیْرٌ وَمِنْکُمْ اَمِیْرٌ۔ (ایک امیر ہم میں سے ہو ایک تم مہاجرین میں سے) اس کے جواب میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبوی پیش کی:۔ الائمَّةُ مِنَ الْقُرَیْشِ۔

سب حاضرین نے اس کے سامنے سر جھکا دیا تو ابوبکر صدیق خلیفہ منتخب ہو گئے۔

(۲) خلافت قائم ہوتے ہی خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے وراثت پدری صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ رضؓ نے جواب دیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے کہ انبیاء کا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا جو چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔ آخر اسی حدیث پر فیصلہ ہوا۔

اسی قسم کے اور بہت سے واقعات ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسائل شرعیہ میں قرآن و حدیث ہی پر عمل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ خلیفہ بھی انہی کو سنداً پیش کیا کرتے تھے۔ یہی اہل حدیث کا مذہب ہے جس کا ذکر اس شعر میں ہے ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث اسلام میں کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ وہی جماعت ہے جو زمانہ رسالت سے قرآن و حدیث پر عمل کرتی ہوئی آج تک دنیا میں نمایاں وجود رکھتی ہے لہ الحمد!

معقولی طریق اب مَیں منطقی طریق سے گفتگو کرتا ہوں تا کہ علماء اور طلباء اس سے محظوظ اور مسرور ہوں۔

منطق کا اصول ہے کہ تقرر ماہیت کے بعد کوئی چیز اس میں زائد داخل نہیں ہو سکتی۔ جو زائد ہوگی وہ خارج عن الماہیت ہوگی۔ اس قانون کے ماتحت مَیں کہتا ہوں کہ اسلام کی ماہیت بزمانہ رسالت متقرر ہو چکی تھی۔ اسکے بعد کے امور از قسم عقائد یا اعمال ماہیت اسلام کے اندر داخل نہ ہونگے۔ نتیجہ صاف ہے کہ حنفیت، شافعیت وغیرہ جو بعد تقرر ماہیت اسلامیہ حادث ہوئی ہیں داخل ماہیت نہ ہونگی۔ غالباً اسی بنا پر مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم نے ایک عدالتی شہادت میں کہا تھا کہ

"حنفیت، شافعیت وغیرہ اسلام میں شرط نہیں"

(فتاویٰ لکھنوی جلد اول صفحہ ۳۴۵)

اس لئے اعیان اہل حدیث کا قول ہے ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

بعد التیناو الحق مذہب اہل حدیث کی حقیقت بتا کر مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج کل جو حریت ملک کی تحریک زوروں پر ہے اس میں اعیان اہل حدیث نے کہاں تک حصہ لیا۔ واقعات گذشتہ کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو ایسا کہنے میں ذرہ شک نہیں کہ حصہ کیا چیز ہے اس تحریک کے بانی مبانی ہی اعیان اہل حدیث ہیں۔ کسی دوسرے مقام کی شہادت اتنی وزن نہیں رکھتی جتنی خود مرکزی حکومت وزن رکھتی ہے۔ ملاحظہ ہو دولت گورنمنٹ کی رپورٹ میں ہے

ahmadimuslim.de

فرقہ اہل حدیث کو وہابی سے موسوم کرکے حضرت امیرالمومنین سید احمد رحمۃ اللہ بریلوی اور مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ دہلوی سے سلسلہ کلام شروع کیا ہے۔ اسی میں آپ کے معزز شہر پشاور کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو رپورٹ مذکور ترجمہ اُردو ۱۱۵ کے درمیانی صفحات۔ ناظرین ان صفحات کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ آج کانگرس جس بام بلندی پر پہنچی ہے اُس کی بنیاد اعیان اہل حدیث نے رکھی تھی۔ جس پر افراد اہل حدیث کہہ سکتے ہیں ؎

نے اُڑائی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گُل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

مختصر یہ ہے کہ اہل حدیث کوئی نیا فرقہ نہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسی جماعت ہے جو ہادی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر اسی صورت میں عامل ہیں۔ جس صورت میں طبقہ اولیٰ کے لوگ عامل تھے۔ اس لئے یہ جماعت اپنی نسبت کسی امتی کی طرف نہیں کرتی بلکہ صاف لفظوں میں کہتی ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

میرے اس دعوے کی تفصیل دیکھنی ہو تو میری کتاب "اہل حدیث کا مذہب" مطالعہ کریں۔

اب میں آپ لوگوں سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں بس توجہ سے سنئے!

آپ اُٹھے ہیں تو اُٹھ کر کام کیجئے۔ سو نہ جائیے۔ مَیں آپ لوگوں کو قرآن مجید کی ایک آیت پر توجہ دلاتا ہوں اس کو ہمیشہ ملحوظ رکھئیگا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیک کام کرنے کی ترغیب اور نہ کرنے پر سخت ترہیب ہے۔ ارشاد ہے:-

إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:-

اے مسلمانو! اگر دینی خدمت کرنے میں تمہیں تکلیف ہوتی ہے تو دیکھو دنیاوی کام کرنے والوں کو بھی ...

دوستو! مَیں جن دنوں کانگرس میں کام کرتا تھا۔ تو کانگرس کے لیڈروں، ممبروں اور والنٹیروں کو ان تھک محنت کرتے، مصائب جھیلتے ہوئے دیکھتا تھا اور اب بھی دیکھتا ہوں۔ اور ادھر مدعیان دین خصوصًا افراد اہل حدیث پر نظر کرتا ہوں تو ان دونوں میں بہت فرق پاتا ہوں۔ کانگرسی کارکن باوجود اختلاف شدید کے کام چھوڑتے نہیں۔ اعیان اہل حدیث روٹھ جاتے ہیں۔ (۲) کانگرسی کارکن تھکتے نہیں۔ اہل حدیث فدایان توحید اور خدمتگاران سنت نہ صرف تھک جاتے ہیں بلکہ تھک کر ہمیشہ کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے اصحاب اہل حدیث آیت موصوفہ کو ہر وقت سامنے رکھیں گے تو دینی خدمت کرتے ہوئے تھکیں گے نہیں بلکہ ان کا طغرا یہ ہوگا ؎

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

اخیر میں آپ لوگوں کے انتخاب صدارت کا شکریہ ادا کرتا ہوا عرض کرتا ہوں کہ صدر کا انتخاب بغرض انتظام جلسہ ہوتا ہے۔ مگر صدر کے ماتحت کوئی فوجی طاقت نہیں۔ اس لئے جب تک آپ لوگ صدارت کے احکام متعلقہ انتظام کی تعمیل نہ کریں گے انتظام معقول نہیں ہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اُولِي الْأَمْر کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ پس مَیں صاف صاف کہے دیتا ہوں کہ جلسہ کا انتظام اور حسن خاتمہ آپ لوگوں کی تعمیل پر موقوف ہے۔ والسلام خیر ختام!

خادم:- ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری
صدر جلسہ تبلیغ اہل حدیث پشاور
۱۰- صفر المظفر ۱۳۵۸ھ مطابق ۳۱- مارچ ۱۹۳۹ء

نوٹ | ماہ مارچ میں جماعت اہل حدیث کے جلسے کئی ایک مقامات (لاہور، بٹالہ، سرہند، تاندلیانوالہ وغیرہ) میں ہوئے۔ منتظمین کی طرف سے روئداد نہ پہنچنے کی وجہ سے اشاعت پذیر نہیں ہوئے۔ اللہ اعلم!

بہار کے قرب وجوار میں انجمن اشاعۃ التوحید والسنہ کا قیام

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس نے ہم کو محض اپنے فیضان رحمت سے اپنے محبوب ترین دین اسلام میں پیدا کیا اور توحید کا راستہ دکھایا۔ خاتم الانبیاء سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی امت میں داخل فرما کر طریقہ محمدیہ پر چلایا اور اس پر چلنے کا شوق دلوں میں پیدا کیا۔ فللہ الحمد! برادران ملت موحدہ و محبان طریقت محمدیہ پر مخفی نہ رہے کہ بہار کے قریب ایک بستی چکدین سے موسوم ہے۔ جہاں بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ایک نہ ایک عالم اہل حدیث برابر رہے۔ جب تک جہاں میں رہے ہر جمعہ میں خطبہ کے موقعہ پر آیات قرآنیہ احادیث نبویہ تلاوت فرما کر عام فہم اردو زبان میں ترجمہ فرماتے، لوگوں کو دین اسلام کی باتیں بتاتے، توحید و سنت کی ترغیب دیتے، شرک و بدعات سے منع فرماتے جن کا نام نامی مولانا محمد باقر صاحب مرحوم تھا ... آپ ... ۔ بعد ازاں مولانا عبدالرحیم ...

عرف معصوم علی کا زمانہ آیا۔ آپ بھی پکے موحد اہل حدیث عالم تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے اہل زماں بعض جہلاء چکدین نے وہابیت کا الزام لگا کر بہت کچھ سب وشتم کئے۔ چونکہ آپ طبعًا خوش مزاج تھے۔ نہایت صبر و استقلال سے مخالفین کو جواب فرماتے۔ باوجود اسکے جب ان لوگوں کے جور و استبداد کی حد نہ رہی۔ ذاتیات پر حملہ ہونے کے علاوہ مالیات پر حملے کرنے لگے۔ تب آپ نے مجبور ہو کر دین کی خاطر میں اہل وعیال ترک وطن کیا اور تا حیات بلدہ کلکتہ چلے گئے۔ وہاں کچھ روز تک بمقام مصری گنج کلکتہ میں رہے۔ ہر دو جگہ آپ نے سلسلہ درس قرآن و حدیث جاری رکھا۔ مولانا کثیر الاولاد تھے۔ بحالت کبرسنی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی پسماندہ اولاد میں سے ایک لڑکا حافظ القرآن تھا جو تھوڑی ہی روز حیات پانے کے بعد عالم غیر فانی کو سدھار گیا۔

اناشئیا اور تین لڑکے عالم ہوئے۔ ایک مولانا بشیر الدین صاحب جو مدرسہ احمدیہ آرہ کے فارغ التحصیل اور مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب محدث غازی پوری کے خاص شاگرد رشید تھے۔ دوسرے لڑکے مولانا یوسف صاحب اور تیسرے لڑکے حکیم مولانا عبد اللہ صاحب۔ موخر الذکر دو تو لڑکے باحیات ہیں۔ مولانا عبد الرحیم صاحب عرف معصوم علی کے بعد مولانا فضل الحق صاحب کا زمانہ آیا۔ آپ پکے موحد اہل حدیث عالم تھے۔ آپ کی صورت حال و مقال محدثانہ تھی۔ ایک عرصہ طویل تک چکدین کے مدرسہ میں درس و تدریس فرماتے رہے جب تک آپ زندہ رہے لوگوں کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی عام ہدایت فرماتے۔ آپ بھی بعمر ضعیفی داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے جنت الفردوس کو رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے پیچھے ایک لڑکا چھوڑ گئے جن کا نام نامی مولانا ولی الحق صاحب ہے۔ آپ ایک ذی علم آدمی ہیں۔ آپ کا طریقہ عمل قرآن و حدیث ہے۔ مولانا عبد الرحیم عرف معصوم علی کے تیسرے لڑکے شیخ الکل شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے مدرسہ نذیریہ سے درس نظامیہ کی فراغت اور شیخ الحکماء مولانا جمیل الدین صاحب نگینوی استاد حضرت مسیح الملک حکیم اجمل خان مرحوم و حکیم العصر مولانا عبد الحفیظ سے علوم طبیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والد ماجد کی نصیحت الوداعی پر عمل پیرا ہو کر اپنے آبائی و جدی وطن میں اپنے وقت میں بود و باش اختیار کی جبکہ مولانا فضل الحق صاحب کا دنیا سے انتقال ہوئے عرصہ دراز گزر چکا تھا آپ نے یہاں آکر سلسلہ طبابت قائم کیا جو ذریعہ معاش ہے اور توحید و سنت کی تبلیغ کا بار اپنے سر اٹھایا۔ آپ ایک مخلص جوان، جوشیلے عالم باعمل ہیں آپ کا طریقہ بیان بہت احسن و خطاب کلام نہایت الیق۔ باشندگان چکدین اکثر احناف ہیں اور غریب محمدیان اہل حدیث معدودے چند۔ لیکن مولانا کی شیریں بیانی سے لوگ خوش ہیں۔ ایک گونہ لوگوں کے عقائد میں اصلاح کی صورت نظر آتی ہے۔ چنانچہ ایک شخص (مولانا کے رشتہ میں چچا) جو مذہباً حنفی تھے ضعیف العمری میں بعد تحقیق کے پکے محمدی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے۔ باقی لوگوں میں جو بدظنی وہابیت سے تھی وہ بھی رفتہ رفتہ بحمدہ تعالیٰ حسن ظنی سے بدلتی جا رہی ہے۔ لیکن جو لوگ متعصب اور شقی ازلی ہیں وہ مولانا کے ساتھ اور دیگر محمدیان اہل حدیثوں کے ساتھ مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون۔ باوجود اس کے مولانا نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اپنا تبلیغی فرض انجام دیتے جا رہے ہیں۔ نیز صوبہ بہار میں اور بہار کے قرب و جوار مشرقی جانب دیہاتوں میں محمدیان اہل حدیث بہت کم خال خال نظر آتے ہیں اور ہیں بھی تو اپنی زندگی انفرادی طور پر بسر کرتے ہیں جہاں نام نہاد سنی حنفیوں کی تعداد بکثرت ہے اور بلا روک ٹوک شرک و بدعات عام طریقہ پر ہوتے ہیں۔ خاص بہار کو اگر شرک و بدعات گڑھ کہا جاوے تو بجا ہے۔ ان امور کے سدباب کے لئے نہ کوئی مبلغ ہے اور نہ کوئی باقاعدہ انجمن۔ اس لئے مولانا نے بتوکل خدا اس کام کی خاطر ایک انجمن کی بنیاد ڈالی جس کا نام انجمن اشاعت التوحید والسنہ رکھا۔ لہذا بصد ادب ان اصحاب محمدیان اہل حدیث سے گذارش ہے کہ جو ان اطراف میں انفرادی طور پر زندگی بسر کرتے ہیں بہت جلد از جلد اپنا اپنا نام ارسال فرما کر یا خود تشریف لا کر انجمن مذکور کے ممبر بن جاویں اور بکھرے ہوئے شیرازہ کو منظم کر کے اشاعت التوحید والسنہ میں اجتماعی طور پر ہاتھ بٹائیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔

تجویز انجمن اشاعت التوحید والسنہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یأمرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون۔

آج بتاریخ یکم ذی الحجہ بروز جمعہ چند مسلمانوں کی ایک مجلس شوریٰ بصدارت جناب حکیم مولانا عبد اللہ صاحب قائم ہوئی۔ جس میں یہ امر پیش ہوا کہ زمانہ حاضرہ میں جو آئے دن بدقسمتی سے ہم مسلمانوں میں شرک و بدعات رائج و مروج ہیں جس کا دروازہ یوماً فیوماً وسیع و فراخ ہوا جاتا ہے اس کے سدباب کے لئے ہم لوگوں کو کونسی صورت اختیار کرنی چاہئے جس کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ لیکن صد افسوس باوجود استطاعت و صلاحیت رکھنے کے بھی ہم خاموش ہیں، بے حس ہیں۔ ذرہ بھر ہمارے دلوں میں اسلام کا درد نہیں، پاس نہیں۔ لیکن یاد رہے ہماری اس خاموشی اور بے حسی سے حق پوشی ہے۔ شرک و بدعات کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہی حالت ہماری آئندہ بھی رہی تو خدا کے ہاں ہم باعث عتاب و لائق مواخذہ ہونگے۔ فرمایا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (رواہ مسلم) چنانچہ اس امر کے لئے یہ تجویز پیش ہوئی کہ ایک انجمن اشاعت التوحید والسنہ قائم کی جائے جس میں لوگوں کو توحید و سنت کی تبلیغ و ترغیب دی جاوے اور شرک و بدعات کی تردید و ... کی جاوے۔ بحمدہ تعالیٰ اس رائے صائب پر سب کو اتفاق ہوا اور سب کے اتفاق سے یہ انجمن بتوکل خدا قائم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ حامیان انجمن کے قلوب میں خلوص و استقامت اور جان و مال میں برکت عطا فرماوے اور انجمن مذکور سے لوگوں کو ہدایت بخشے۔ آمین ثم آمین! والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ امید ہے کہ جماعت اہل حدیث عموماً اور مولانا عبد الرحمن صاحب گیلانوی و مولانا عبد الغنی صاحب اڈیٹر "مسلم اہلحدیث گزٹ" و منشی محمد ابراہیم صاحب برادر منشی محمود میاں مرحوم جھاجھاوی خصوصاً دامے درمے سخنے اس جواری انجمن کی طرف خاص توجہ فرما کر ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

المعلن:- خادم التوحید والسنت ڈاکٹر محمد نذیر حسین عفی عنہ محمدی سیکریٹری انجمن مذکور، موضع چکدین ضلع مونگیر (بہار) (مہر داخل اشاعت فنڈ)

اہلحدیث ہم امید رکھتے ہیں کہ انجمن مذکورہ کی طرح ابھی تک جہاں انجمنہائے اشاعت توحید و سنت قائم نہیں ہیں جلد قائم کر کے تبلیغ توحید و سنت شروع کر دی جائے گی۔

ناظرین اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے۔

مختار حق ... (۲۳۲) ... (مجریہ اہلحدیث)

فتاویٰ

س ۱۰۶ } بعض صاحبان فرماتے ہیں کہ تقلید شخصی جائز نہیں مگر تقلید مطلق روا ہے اور مثال یہ پیش کرتے ہیں کہ اگر کسی جاہل نے کسی عالم سے فتویٰ پوچھا اور عالم نے جو فتویٰ دیا۔ جاہل اُس پر عمل پیرا ہُوا۔ سو جاہل نے اُس عالم کی تقلید کی کیا یہ درست ہے؟

(محمد داؤد احمد از کیندرا پاڑہ)

ج ۱۰۶ } حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور دہلوی نے کتاب "معیار الحق" میں ایسا ہی لکھا ہے۔ مفصل کتاب ہذا دفتر اہل حدیث سے منگا کر دیکھ لیجئے۔

س ۱۰۷ } ایک بریلوی حنفی امام ہمارے گاؤں کی مسجد میں امامت کراتے ہیں جو جماعت حقہ اہل حدیث کو شرکت جماعت سے منع کرتے ہیں اور بقول اُس کے اہل حدیث کی شرکت جماعت سے ان کی اور اُن کی جماعت کی نماز ناقص ہو جاتی ہے اور بارہا اہل حدیث سے جھگڑا ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اپنے مولانا ثناء اللہ صاحب سے فتویٰ پوچھو کہ دو فریق کی نماز ایک جماعت میں نہیں ہو سکتی۔ مگر خود ثبوت نہیں دیتے اور ہم سے ثبوت طلب کرتے ہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۷ } امام مذکور کا کہنا غلط ہے وہ اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۸ } ایک منکوحہ عورت مصنوعی طور پر عیسائیت کا اظہار کر کے نکاح سابقہ فسخ کرانا چاہتی ہے۔ کیا اس کا اس حیلہ سے سابقہ نکاح شرعاً فسخ ہو جائیگا یا نہیں۔ اگر بعد فسخ کرانے نکاح ثانی کے کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کرنا چاہے تو ہو جائیگا یا نہیں؟

(ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۰۸ } ہمارا بیان عدالت میں ہو چکا ہے کہ عورت عیسائی ہو جائے تو نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتابیہ (عیسائی یا یہودی) عورت سے مسلمان مرد کا نکاح جائز ہے ——— مگر آنکہ حیلہ ارتداد کے سوا معقول وجوہات کی بناء پر عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ اللہ علیم بذات الصدور۔

س ۱۰۹ } یہ واقعہ اکثر لوگوں کی زبان پر مشہور ہے کہ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے اثنائے وعظ میں معراج کا ذکر ہونا اور ایک شخص کا منکر ہو کر چلا جانا راستہ میں مچھلی خریدنا بیوی کو مچھلی دیکر خود غسل کو جانا، دریا میں اس مرد کا عورت ہو جانا، بارہ برس عورت رہنا، عقد کر کے بچے جننا پھر مرد ہو جانا، گھر کو آنا، مچھلی کو بدستور زندہ پانا"

کیا اس کی کچھ اصلیت ہے یا یونہی؟

(عبد الصمد مدرس مدرسہ محمدیہ از شیش گڈھ)

ج ۱۰۹ } یہ قصہ بالکل بے اصل و بے ثبوت ہے۔

س ۱۱۰ } کیا حضرت اویس قرنیؓ نے آنحضورؐ کے دندان مبارک کی شہادت سُن کر اپنے تمام دانت توڑ دئیے تھے اور کھانا کھانے کی تکلیف سے حلوہ دیا گیا تھا کیا یہ صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا اس بات سے خیراتی حلوہ دکھیر دے وغیرہ کا ثبوت ہو سکتا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۰ } اس کا بھی کوئی صحیح ثبوت نہیں ملتا۔

س ۱۱۱ } بعض اشخاص اہل حدیث تعزیہ داری میں شریک ہوتے ہیں اور تعزیہ کے میلہ میں شرکت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کا کیا حکم جاری ہوتا ہے۔ کیا یہ بھی گنہگار ہوتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۱۱ } تعزیہ بنانا گناہ ہے۔ اس میں شرکت کرنے والا بھی گنہگار ہے۔ لقولہ علیہ السلام من کثر سواد قوم فھو منھم

س ۱۱۲ } ایک شخص ایک امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اگر اُسے کہا جائے تو کہتا ہے کہ یہ کانگرسی ہے۔ کانگرسی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور نماز نہ پڑھنے والا بریلوی خیال کا ہے۔ کیا اس کا نماز نہ پڑھنا درست ہے۔ کیا کانگرسی ہونے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔

(سائل مذکور)

ج ۱۱۲ } یہ ضد غلط اور نفسانیت پر مبنی ہے خدا مسلمانوں کو اتفاق کی توفیق بخشے۔ آمین!

س ۱۱۳ } مسلم لیگ میں شرکت ضروری ہے یا کانگرس میں کیونکہ مسلم لیگ والے کہتے ہیں کہ مسلم لیگ اسلام کی حفاظت کرنے والی ہے۔ ان دونوں جماعتوں میں کونسی جماعت بہتر ہے؟ (سائل مذکور) ج ۱۱۳ } کانگرس میں ملاؤ اور عامہ اور لیگ میں [illegible]

متفرقات

معاونین "اہلحدیث" کو اپنے تبلیغی آرگن کی اشاعت میں ہرممکن کوشش کرتے رہنا چاہئیے۔ گو بفضلہ اسوقت بھی "اہلحدیث" کا حلقہ اشاعت وسیع ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ اگر معاونین کرام و ناظرین عظام اسے وسیع تر بنانے کی ٹھان لیں تو "اہلحدیث" ملک کے ہر قصبہ بلکہ ہر گاؤں میں پہنچ سکتا ہے اس صورت میں جہاں اس کی اشاعت میں اضافہ ہوگا وہاں توحید و سنت کی تبلیغ میں بھی وسعت ہو جائیگی۔

امید ہے عاشقان تبلیغ توحید و سنت ہماری اس تجویز کو عملی جامہ پہنا کر شکریہ کا موقع دینگے۔

وی پی بھیجے گئے مندرجہ ذیل خریداروں کے نام سابقہ پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ اگر غلطی سے کوئی صاحب واپس کردیں تو اطلاع ہذا سے مطلع ہوتے ہی قیمت اخبار بہت جلد ارسال کردیں۔

۲۸۵ - ۵۴۴۶ - ۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲
۷۳۲۹ - ۸۷۳۵ - ۹۴۳۸ - ۹۸۳۰ - ۹۸۹۳
۹۹۲۸ - ۱۰۵۲۶ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۰۱۷
۱۱۱۱۲ - ۱۱۱۲۲ - ۱۱۱۳۶ - ۱۱۱۴۰ - ۱۱۳۴۶
۱۱۳۶۴ - ۱۱۴۴۷ - ۱۱۴۹۹ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۵۵
۱۱۹۰۶ - ۱۱۹۷۰ - ۱۲۰۱۶ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۱۶۴
۱۲۲۳۴ - ۱۲۳۱۶ - ۱۲۳۲۱ - ۱۲۳۴۲
۱۲۳۵۰ - ۱۲۳۵۲ - ۱۲۳۵۳ - ۱۲۳۵۶
۱۲۳۸۴ - ۱۲۴۱۹ - ۱۲۴۲۵ - ۱۲۴۳۴
۱۲۴۳۵ - ۱۲۴۳۶

ضیاء الاسلام امرتسر مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی نے پندرہ روزہ اخبار "ضیاء الاسلام" جاری کیا ہے۔ جسکے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ عام اسلامی مذہبی اخبارات کی طرح اس میں تبلیغی تاریخی اور علمی مضامین کے علاوہ مرزائی اور تحریک خاکسار کی تردید خاص طور پر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ معاصر مذکور کو بہترین اسلامی خدمات سرانجام دینے کی توفیق دے۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے [illegible] قیمت سالانہ ۱۲؍ پتہ۔ ابو الضیاء محمد بہاء الحق [illegible] کڑہ گھنیاں امرتسر [illegible]

ahmadimuslim.de

چندہ کانفرنس | چوہدری کریم بخش صاحب چک ۱۱ ضلع سرگودھا کا بذریعہ حکیم اللہ بخش صاحب سلمہٗ عہ۔

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ ۶؍ ۔ از چوہدری کریم بخش صاحب مذکور مہ ۔ سابقہ تعایا فنڈ عہ ۔ جملہ للعہ۔ از سائل ع۸۹ چندہ دہ صاحب ملتان عہ ۔ عنہ مولوی ابراہیم باقی پورہ ۶؍ ۔ میزان ہے ۔ ہردو سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا ۔ بذمہ فنڈ عہ۔

صرف بائیس سائل اور ہیں | اصحاب کرم اپنے دست جود وسخا کو اگر تھوڑی سی بھی جنبش دیں تو ان سب کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو سکتا ہے۔

رپورٹ دورہ مولانا محمد صدیق صاحب برائے تنظیم جماعت اہل حدیث دکن | میں ۱۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد کی طرف سے وقار آباد پہنچا مولوی حافظ عبد الرحیم صاحب بیمار ہو کر حیدر آباد میں زیر علاج تھے۔ اس لئے مولوی محمد یٰسین صاحب منتظم محلہ نظامت وقار آباد اور منشی عبد المجید صاحب کی رائے ہوئی کہ حافظ صاحب کے آنے پر انجمن قائم کر کے اس کا الحاق باضابطہ دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ۱۹۔ جنوری ۱۹۳۹ء کو وہاں سے چیتاپور پہنچا ۔ چونکہ وہاں نہ تو مولوی محمد یوسف صاحب موجود تھے اور نہ مولوی عبد الحی صاحب کا یہاں مستقل قیام ہے اس لئے جناب سیٹھ محمد قاسم صاحب متولی مسجد اہل حدیث وغیرہ کی رائے ہوئی کہ مولوی عبد الحی صاحب آجاویں تو انجمن کا قیام اور اس کا الحاق مناسب ہے ۔ ۲۱ جنوری کو شوراپور پہنچا ۔ یہاں انجمن اہل حدیث کا قیام عمل میں آیا جس کے معتمد حافظ محمد حسین صاحب اور صدر جناب قادر پادشاہ صاحب منتخب ہوئے اور اس کا الحاق دکن اہلحدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے کر دیا گیا۔

۲۴ جنوری کو یہاں سے سگر پہنچا ۔ جناب عبد الرحیم صاحب وجناب محمد اعظم صاحب امام مسجد اہل حدیث نے فرمایا کہ جناب مولانا محمد یٰسین صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ۔ وہ عنقریب آنے والے ہیں ان کے آنے پر انجمن اہل حدیث کا قیام اور اس کا الحاق دکن اہل حدیث دار الاشاعت سکندر آباد سے انشاء اللہ تعالیٰ عمل میں آجائیگا ۔ ہم لوگ خود بھی تنظیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں ۔ بغیر اسکے جماعت کا بقا دشوار ہے ۔ یہاں میری تین تقریریں ہوئیں چیتاپور میں ایک ۔ شوراپور میں ایک تقریر ہوئی جس میں تنظیم کی ضرورت کو بیان کیا گیا۔ (محمد صدیق بہاری)

مرسلہ :۔ مرزا محمود علی بیگ معتمد اہل حدیث دار الاشاعت ۔ سکندر آباد دکن

(۸/ برائے اشاعت فنڈ وصول)

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ۱۱۔ مارچ سے ۲۳۔ مارچ تک کل پیدائش ۳۶۶ اور کل اموات ۲۱۴ ہوئیں۔

—— چند روز ہوئے برطانیہ کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا تھا کہ اگر جرمنی نے پولینڈ وغیرہ پر حملہ کیا تو برطانیہ پولینڈ کی حمایت کریگا ۔ فرانس کے وزیر اعظم نے اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی اسی قسم کا اعلان کر دیا ہے۔

—— جرمن اخبارات لکھ رہے ہیں کہ برطانیہ و فرانس کی دھمکیاں ہمیں اپنے تعمیری کام سے غافل نہیں رکھ سکتیں۔

معذرت

اخبار ہذا میں چونکہ جلسہ ہائے اہل حدیث پشاور و فتحگڑھ کے خطبات شائع کئے جا رہے ہیں اس لئے اس کی ترتیب صفحات میں معمولی سی تبدیلی کی گئی ہے ۔ نیز بوجہ عدم گنجائش کسی اور مشن کے متعلق کوئی مضمون یا مراسلہ درج نہیں ہو سکا

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ہر ہٹلر نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ برطانیہ تین صدیوں تک تشدد پر عمل پیرا رہ کر اب اخلاقیات کا وعظ کہنے لگا ہے ۔ اعراب فلسطین پر برطانیہ کو گولیاں چلانے کا کیا حق ہے ! وسطی یورپ میں ہم اپنا مفاد محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو برطانیہ اس پر ناراض کیوں ہوتا ہے !

—— تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن فوجیں پولینڈ کی سرحد پر دھڑا دھڑ جمع ہو رہی ہیں (شاید کوئی نیا گل کھلنے والا ہے)

—— گذشتہ ہفتے اطالیہ کے ڈکٹیٹر مسولینی نے فاسسٹ پارٹی کی بیسویں سالگرہ کے موقع پر جو تقریر کی اس کا ایک ایک لفظ غیظ وغضب میں ڈوبا ہوا ہے ۔ اس میں اس نے جمہوری ممالک کو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی ہے۔

—— حیدر آباد ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں وزیر اعظم سر اکبر حیدری گاندھی جی کے ساتھ نامہ و پیام کرتے ہوئے ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ حکومت حیدر آباد عنقریب تمام گرفتار شدگان کو رہا کر دیگی اور ہندو مسلم اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائیگی جو ہندوؤں کے حقوق پر عائد شدہ پابندیاں دور کرنے پر غور کریگی۔

—— ریاست جے پور کی پولیس نے ۲۷۔ جنوری کو نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلا کر بہتوں کو مقتول و مجروح کیا تھا اور بہت سے مسلمان گرفتار بھی ہوئے تھے ۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں نے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا جو مطالبہ حکومت سے کیا تھا اس کی نامنظوری کے نتیجہ میں تین ہزار مسلمان ریاست سے ہجرت کر کے دہلی کی طرف آ رہے ہیں۔

—— لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ کے سلسلہ میں حکومت یوپی نے ایک اعلان کیا ہے جس کی رو سے اب ہزار گرفتار شدہ سنیوں کی رہائی شروع ہو گئی ہے اور سنیوں نے سول نافرمانی کرنا بند کر دیا ہے ۔ مگر ساتھ ہی شیعوں نے تبرا خوانی کا جلوس نکالنا شروع کر دیا ہے اور صرف چار دنوں کے اندر ۷ سو زائد اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں ۔ (مفصل آئندہ)

ضمانت

ثنائی برقی پریس امرتسر میں ایک پنجابی نظم چھپ گئی جس پر حکومت نے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے ۔ کوشش ہے کہ پریس کے کام میں رکاوٹ نہ ہو لیکن تقدیر الٰہی اگر رکاوٹ ہو جائے تو ناظرین تسلی رکھیں اور دعا کریں۔ (ابو الوفاء)

بزرگوں کی دنیا ۔ مجموعہ ... (۱۳۴۴ھ) ... قیمت ۸/ ...

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

رعایا کی سخت تکلیف

قابل توجہ گورنمنٹ

آج ہم جس تکلیف کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ کسی خاص شہر یا قصبہ سے مخصوص نہیں بلکہ اس کا اثر عام ہے اور دن بدن زیادہ ہو رہی ہے۔ یہ تکلیف روپیہ کی چلنت کے متعلق ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ

آج کل ملک میں ناقص روپے پہلے کی نسبت زیادہ چلتے ہیں اور عوام کھرے کھوٹے میں تمیز نہیں کر سکتے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ کھرا روپیہ بھی محض شبہ کی بنا پر یا ذرہ سے نقص کی وجہ سے بازاروں میں دوکان دار بلکہ سرکاری دفاتر (ڈاکخانہ اور ریلوے ٹکٹ گھر وغیرہ) میں بابو لوگ واپس کر دیتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمارا اپنا عمل درآمد یہ ہے کہ امرتسر سے لاہور تک جانا ہو تو ایک روپیہ کی بجائے تین چار روپے ہمراہ لے جاتے ہیں کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ ریلوے کلرک عموماً ایک دو روپے ضرور واپس کر دیتے ہیں۔ کوئی شخص اس تکلیف سے نہیں بچتا اور نہ بچ سکتا ہے۔

غریب مزدور یا ملازم جسے ہفتہ عشرہ یا مہینہ بھر محنت کرنے کے بعد روپے کی شکل دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ جب روپیہ لے کر بازار میں سودا سلف لینے جاتا ہے تو دوکان دار جواب دیتا ہے کہ روپیہ اچھا نہیں ہے اسے بدل دو۔ وہ بیچارہ ہکا بکا رہ جاتا ہے اور دل میں کڑھتا ہوا کہتا ہے کہ الٰہی! یہ کیا مصیبت ہے کہ جو چیز میں نے اتنی محنت و مشقت سے حاصل کی ہے اس کی یہ قدر و قیمت ہے۔

روپیہ کی واپسی کے وقت عموماً یہ عیوب بتائے جاتے ہیں (۱) روپیہ مصنوعی (بناوٹی) ہے۔ (۲) کھرا کسی قدر گھسا ہوا ہے۔ (۳) کھرا تو ہے مگر تھوڑا سا گھسا ہوا ہے۔ (۴) ویسے تو کھرا ہے مگر آواز کسی قدر کم ہے۔ ان عیوب میں سے پہلے نمبر کے سوا باقی تین ایسے ہیں کہ رائج الوقت سکوں میں کچھ عرصہ مستعمل ہو کر پیدا ہو جاتے ہیں۔ لارڈ کرزن کے زمانہ میں ۱۸۶۲ء کا روپیہ بازاروں اور سرکاری دفتروں میں متروک قرار دیا جاتا تھا۔ آخر لارڈ موصوف نے ایک خاص سرکلر جاری کر کے سرکاری دفاتر کو تنبیہ کی تھی کہ اس روپیہ کو روکا نہ جائے۔ اسی طرح ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے روپوں کی چلنت میں رکاوٹ پیدا ہوتی تھی۔ اس تکلیف کو بھی سرکار نے خاص حکم نافذ کر کے ایک حد تک رفع کر دیا مگر باقی روپوں کی چلنت کے سلسلہ میں عوام کی تکلیف بدستور ہے۔ ہمارا کام پبلک تکلیف کا اظہار کرنا ہے اس کے دفعیہ کا انتظام کرنا حکومت کا فرض ہے۔ لوگ اس پریشانی میں گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ازراہ مہربانی ایک روپے والے نوٹ ہی جاری کر دے تو اچھا ہے۔ مگر اس کا کاغذ عام نوٹوں کی نسبت مضبوط ہونا چاہئے تاکہ کچھ عرصہ کے بعد کثرت استعمال کے باعث خراب نہ ہو جائے۔

اب ہم پبلک تکلیف کی اصل وجہ بھی بیان کئے دیتے ہیں جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ

شہروں میں کئی دوکانیں ایسی ہوتی ہیں جہاں ناقص اور کھوٹے روپے بٹے پر لئے جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اس قسم کے روپے کسی خاص حکمت عملی سے ڈاکخانہ وغیرہ میں پہنچا دیتے ہیں اور وہاں سے پھر شہر میں واپس آجاتے ہیں۔ جب عام دوکان دار ان کو نہیں لیتے تو پھر انہی دوکانوں پر کچھ کم و بیش کر کے چلا دئیے جاتے ہیں۔

پس گورنمنٹ ازراہ مہربانی اس تکلیف پر فوری توجہ کر کے اپنی غریب رعایا کو اس سے نجات دلائے۔

دفتر "اہلحدیث" کا تعلق زیادہ تر ڈاکخانہ سے ہے۔ روپیہ اچھی طرح سے پرکھ کر لیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ بازار میں یا ریلوے اسٹیشن پر اسے چلانے میں دقت پیش آتی ہے۔ روپیہ کی چلنت میں جتنی تکلیف آج کل ہے اتنی اس سے چند سال پہلے نہ تھی۔ اب تو یہ حال ہے کہ یہ تکلیف روز بروز ترقی کر رہی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب کی موجودہ گورنمنٹ نے ساری توجہ دیہات پر لگا رکھی ہے۔ شہری آبادی کا بھی حق ہے کہ ان کی تکلیف پر بھی نظر عنایت کی جائے۔ اخیر میں ہم گورنمنٹ پنجاب کو اپنی تکالیف پر متوجہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر سخا کچھ تو ادھر بھی

ہندو مسلم فسادات

خدا جانے ہمارے ملک میں کونسا شیطان انسانی لباس میں پھرتا ہے جو ملک کے باشندوں کو مختلف مقامات میں (ایک دو دفعہ نہیں بلکہ) آئے دن لڑاتا رہتا ہے۔ مگر ہم ہندوستانی کچھ ایسے عقل سے خالی واقع ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ ہم لڑائی کے نقصانات مشاہدہ کرتے ہیں، بلکہ برداشت بھی کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ مشاق استاد ہمیں باہم دست و گریباں کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس سال محرم کے موقع پر امرتسر میں بھی فساد ہوا اور باہر سے بھی فسادات کی خبریں موصول ہوئیں مگر کاشی (بنارس) جیسے پوتر شہر میں جو فساد ہوا اس نے سب کو مات کر دیا ہے۔ اس کا کچھ حال ہمارے عزیز برادر مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی نے مختصر لفظوں میں لکھ کر بھیجا ہے جو ناظرین کی اطلاع کیلئے درج ذیل ہے:

"آٹھ برسوں میں چار بلوے یہاں ہوئے۔ ان چار میں تین تو ایک سال میں ہوئے۔ ان تین میں اس دفعہ کا بلوہ بہت منظم اور تباہی و بربادیوں کے لحاظ سے عدیم النظیر تھا۔ اس کا مثیل شاید کانپور کا بلوہ ہی ہو سکتا ہے جس کا خاتمہ اب تک نہیں ہوا اور ۷ اپریل تک برابر فساد کی خبریں اخباروں میں آتی رہیں۔ بنارس میں جو کچھ مظالم مسلمانوں پر ہوئے ہیں ان کا عشر عشیر بھی اخباروں میں نہیں آیا ہے۔ کسی مسلمان کا مکان یا دوکان یا مسجد جو ہندو آبادی میں تھی تباہی و بربادی لوٹ مار آتش زنی ہونے [illegible]

نہب و ضرب (لوٹ و مار) قتل مزید۔ آج تک فضا صاف نہیں ہوئی ہے۔ روزانہ کسی نہ کسی مسلمان کا مکان نذر آتش ہوتا رہتا ہے۔ کرفیو آرڈر بھی موجود ہے اور دفعہ ۱۴۴ ابھی لگی ہوئی ہے۔ آٹھ دس روز تک ڈاک و تار کا کام یکدم معطل رہا۔ پھر ڈاکخانہ جا کر ڈاک لانی پڑتی تھی۔ اب تو خیر گھروں پر آجاتی ہے۔ ہندو آبادی الگ ایک طرف ہوگئی ہے اور مسلم آبادی علیحدہ دوسری طرف خوف و ہراس باقی اور خطرہ ہر آن موجود ہے۔ میں جمعیۃ العلماء ہند کے جلسہ پر دہلی میں تھا میرے عقب میں یہ فساد شروع ہوا۔ خبر سنتے ہی بھاگا ہوا بنارس آیا اور اسٹیشن سے ہزار جتن کر کے بمشکل تمام مکان پر پہنچا۔ مکان اور مکینوں کو مع الخیر پایا۔ پھر فساد میں میرا محلہ پر امن رہا۔ میرا مکان سرحد پر ہے۔ شمالی جانب میرے مکان سے ۴۰-۴۱ محلے مسلمانوں کے ہیں جس میں ۴۰ ہزار مسلمان آباد ہیں۔ ان محلوں کا مجموعی نام علوی پورہ ہے۔ یہ بالکل محفوظ رہا۔ میرے مکان سے جنوب میں دور دراز تک ہندو آبادی ہے۔ جو مدن پورہ تک چلی گئی ہے۔ مدن پورہ بھی محفوظ رہا درمیانی علاقے مورد شورشر رہے۔ اب تک یہاں سے مدن پورہ اور چوک جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ میرے مکان سے قریب تک دوسرے محلوں کے حملہ آور آگئے تھے اسی محلہ کے ہندو باشندوں نے ہی انکو بھگا دیا اور محلہ میں گھسنے نہ دیا۔ البتہ میرے بھائی حافظ عبد اللہ جو میرے محلہ سے دور خالص ہندو آبادی میں تھے ان کے مکان کو جلا دیا، انکے خسر کو قتل کر دیا گیا۔ ان کے سالے کو ادھ موا کر کے چھوڑا میرے بھائی مع بیوی بچوں کے معجزانہ طور پر بچ گئے کانگریس کی لاری شعلے دیکھ کر پہنچ گئی۔ اور ان سب لوگوں کو نکال لائی۔ یہ سب لوگ اب دارانگر میں ہی ہیں۔ اب تک ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن فضا ایسی صاف نہیں ہوئی ہے کہ میں گھر چھوڑ کر کسی جلسہ میں چلا جاؤں۔ بنارس کانگریس ... بھی حکومت سے فساد کی تحقیقات کا مطالبہ

کیا ہے۔ دیدہ باید کیا ہوتا ہے۔

(محمد ابو القاسم سیف بنارسی - ۲۹ جون ۲۵)

اہلحدیث آج سے دو سال پہلے ہندوستان میں یہ عام رائے تھی کہ اگر ہم کو سوراج مل جائے تو یہ سارے فسادات مٹ جائینگے۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن صوبوں میں کانگرسی حکومت قائم ہے (مثلاً بنارس اور کانپور وغیرہ) انہی میں فسادات زیادہ ہوئے ہیں جو کانگرس کو اسکے مخالفوں کی نظروں میں بدنام کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ادھر لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد مٹنے میں نہیں آتا۔

ہمارے خیال میں عام ہندوؤں کو ایک قسم کی غلط فہمی ہوگئی ہے کہ وہ کانگرسی حکومتوں کو خالص ہندو حکومتیں سمجھنے لگ پڑے ہیں۔ بعض ہندو تو ذہنیت کے لحاظ سے ایسے متعصب واقع ہوئے ہیں کہ ان کی نگاہ میں غیر ہندو (کسے باشد) چور اور ڈاکو سے بھی بدتر ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ایسے لوگ صحیح معنی میں ہندو بھی نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ مسلمان جو فسادات میں حصہ لیتے ہیں سچے مسلمان نہیں ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت اپنے مذہب کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں۔ حکومت وقت جب تک حسب ضرورت اپنا ہاتھ زیادہ مضبوطانہ کریگی اس وقت تک یہ لوگ راہ راست پر نہ آئینگے بلکہ اور زیادہ دلیر ہو جائینگے۔

ہمارے ملک میں حکومتی انقلاب کیا آیا ہے کہ عادات میں اتنا تغیر ہو گیا ہے کہ باتوں باتوں میں چھری چاقو چل جاتے ہیں لاٹھی لکڑی کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

چند سال پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ سرحدی علاقوں میں روزانہ قتل و قتال ہوتا رہتا ہے۔ اب تو ہمارا شہر امرتسر بھی اتنی ترقی کر گیا ہے کہ فسادات ختم ہو جانے کے بعد قتل کی دو واردا تیں ہو چکی ہیں۔ پہلے ایک مسلمان قتل ہوا تھا اس کے چند روز بعد ایک سکھ مارا گیا۔ اگر شر و فساد کا یہ سلسلہ اسی طرح اور ترقی کر گیا تو شریف آدمیوں کو سوائے قبر کے آرام سے بیٹھنے کی جگہ کہیں نہ ملیگی۔ بہرحال ہمارے ملک کی حالت بے امنی کے باعث اس شعر کی مصداق ہے

ہنگامہ دات دن ہے بپا کوئے یار میں
اپنی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

صابن سازی

(از دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور)

کئی ایک چھوٹی چھوٹی دستکاریاں ایسی ہیں جنکو دیہاتی آسانی سے سیکھ کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مثلاً صابن سازی ہی کو لیجئے یہ ایک ایسی دستکاری ہے جو تجارت کی تجارت ہے اور مشغلے کا مشغلہ ذیل میں صابن بنانے کے آسان طریقے درج کرتے ہیں:-

(۱) تیل توا دو سیر۔ سوڈا کاسٹک نصف سیر۔ نمک آدھ سیر۔ میدا آدھ سیر اور پانی پانچ سیر۔ (ترکیب) پہلے سوڈا کاسٹک چار سیر پانی میں ملا کر باقی ایک سیر پانی میں نمک گھول لیجئے اور میدے کو تیل توا میں ملا دیجئے۔ اسطرح سے تین محلول تیار ہو جائینگے۔ اسکے بعد تیل اور میدے والے محلول میں نمک والا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے خوب ملا دیجئے اور پھر کاسٹک سوڈا والا پانی اس میں ڈال دیجئے۔ سب اشیاء کو اتنا ملائیے کہ ایک لئی سی بن جائے اسکو مٹی کی پیالیوں وغیرہ میں ڈالکر خشک کر لیجئے بس صابن تیار ہو گیا مگر ایک بات یاد رکھئے ہر ایک حل اسوقت ملائیے جب وہ سرد ہو جائے۔ گرم ہرگز نہ ملائیے۔ اگر صابن کو خوشبودار بنانا ہو تو سنگترے وغیرہ کا سینٹ ڈال لیجئے

اس صابن کو آپ اپنے جسم پر بھی مل سکتے ہیں۔ تیل توا چونکہ ہر جگہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لئے تیل توا کی بجائے توریا سرسوں یا تل تینوں میں سے کوئی ایک تیل استعمال کیا جا سکتا ہے مگر اسطرح جو صابن بنیگا وہ دیر میں خشک ہوگا اگر جلد خشک کرنا مقصود ہو تو توریا یا سرسوں یا تل کا تیل دو سیر لیجئے۔ میدہ آدھ سیر۔ سوڈا کاسٹک آدھ سیر اور پانی دو سیر۔ تیل اور میدے کو اور سوڈا کاسٹک اور پانی کو الگ الگ ملا لیجئے۔ پھر سوڈا کاسٹک اور پانی والے حل کو پہلے حل جب وہ ٹھنڈا ہو جائے آہستہ آہستہ اسطرح ملائیے کہ ایک جان ہو جائیں۔ بعد ازاں سخت ہونے پر سانچوں میں بھر لیجئے۔

ایک طریقہ اور بھی ہے کہ بارہ سیر چربی لیجئے۔ آٹھ سیر تیل ناریل ساڑھے چار سیر سوڈا کاسٹک دس ولہ سیر پانی اور دو سیر میدہ چربی کو کڑاہی میں ڈالکر گرم کر لیجئے اور اس میں تیل ناریل اور میدہ ڈال دیجئے۔ سوڈا کاسٹک کو پانی میں ملا دیجئے۔ ٹھنڈا ہونے پر دونوں حلوں کو ملا کر خوب گھوٹئے نہایت عمدہ سفید اور نرم سا صابن تیار ہوگا۔ گھوٹتے وقت

ahmadimuslim.de

آپ کا فرض

ہر نوجوان۔ شادی شدہ یا مجرد۔ امیر یا غریب کوئی نہ کوئی اپنا متعلقین رکھتا ہے اور یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ اپنے پسماندگان کے لئے اپنی موت ہو جانے کی صورت میں کافی سرمایہ چھوڑے۔ اس فرض کی تکمیل کے لئے اورنٹیل کو مدد کا موقع دیجئے۔

چونسٹھ سال کے زائد عرصہ سے اورنٹیل کی پالیسیوں نے ہزارہا خاندانوں کو ان کی ضروریات مہیا کرنے والوں کی موت واقع ہو جانے پر بوقت ضرورت امداد بہم پہنچائی ہے۔

جلدی یا بدیر ہر انسان ناقابل بیمہ ہو جاتا ہے۔ لہذا اپنے فرض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کیجئے۔

اپنی زندگی کا بیمہ اورنٹیل میں کرائیے اور اپنے پسماندگان کے مستقبل کو محفوظ کیجئے۔

تفصیلات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لیمیٹڈ۔ ہیڈ آفس بمبئی۔ قائم شدہ ۱۸۷۴ء یا اس کے کسی برانچ آفس یا

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

ایکٹنگ برانچ سکرٹری۔ اورنٹیل لائف آفس نیشنل بنک آف انڈیا۔ بلڈنگ ہال بازار امرت سر سے خط و کتابت کریں۔

(۴۴۹)

دہلی میں

۳۱

کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

شرقاوی شرح تجرید بخاری	للعہ	کرمانی شرح بخاری ۵ ۲ جلد	للعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدیدہ خاص طور پر ارزاں ہو گئی ہے	عہ
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۱۲	سیرۃ الحلبیہ	۱۲		
بخاری مع حاشیہ سندی	۱۲	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۱۲	تفسیر خازن مع معالم	۱۲
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	عہ			المنجد طبع ثالث	۸
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں متفق احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست	عہ	فیض القدیر شرح جامع صغیر (للمناوی) ۶ جلد مجلد	۳۵	تسہیل المربیا المنجد کا اردو ترجمہ و خلاصہ ایک ہزار صفحات مجلد	للعہ
		تاج العروس شرح قاموس	۱۰		

نوٹ۔ فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں۔ اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور ارسال فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

منیجر کتب خانہ رشیدیہ محمد باز ار دہلی

بایو کیمک بکس

یا

گھر کا مکمل شفاخانہ

۱۸

اس بکس میں بایوکیمک کی بارہ مختلف ادویات علیحدہ علیحدہ خوبصورت شیشیوں میں بند ہیں۔ بکس خوبصورت عمدہ اور ہلکی لکڑی کا بنا ہوا ہے جس پر کالے رنگ کا عمدہ آئل کلاتھ لگایا ہوا ہے شیشیاں اس طرح علیحدہ علیحدہ لگی ہوئی ہیں کہ بلا تکلف استعمال کر سکتے ہیں۔ ان بارہ دواؤں میں تمام امراض کا مکمل علاج ہے دوائیں ایسی عمدہ ہیں کہ بچے، نوجوان اور بڈھے بلا لحاظ مذہب و ملت استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے طریق استعمال کیلئے مکمل گائڈ مطبوعہ مفت بھیجی جاتی ہے۔ ایک بکس خرید کر آپ خود بخود ڈاکٹر بن جاتے ہیں جس سے نہ صرف آپکو ہی فائدہ پہنچیگا بلکہ تمام محلہ و قبیلہ کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ سفر و حضر میں بلا تکلف رکھ سکتے ہیں۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ...

پتہ۔ منیجر سلائم فارمیسی بازار ... امرتسر

گنجینہ روزگار

... کتاب ... قیمت ... نمبر ...

خوراک اور صحت

...

ahmadimuslim.be

مومیائی

۱۹۶

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عمر۔ آدھ پاؤ ؎۔ پاؤ بھر ؎ مع محصولڈاک مالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ ادالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت معہ محصولڈاک پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی :- میں نے آپکے پاس سے ایک چھٹانک مومیائی منگایا تھا از حد فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔ (۱۹ جنوری ۱۹۳۶ء)

جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور :- دو چھٹانک مومیائی بہت جلد ارسال فرمائیے اس سے قبل چند بار مختلف پتہ سے منگا چکا ہوں بے حد مفید ثابت ہوئی۔ (۲۰ جنوری ۱۹۳۶ء)

جناب راؤ عبدالواسع خان صاحب کیری :- آپ کی مومیائی کی بہت تعریف ہے اور خاندان میں ہے۔ میں نے اس سے پیشتر منگائی تھی بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۵ جنوری ۱۹۳۶ء)

منگوانے کا پتہ :- حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سنہری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے

فی جلد ؎

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

سرمہ نور العین

۱۹۶

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ؎

پتہ :- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر ہاضمہ مفت

اکسیر ہاضمہ کا اشتہار ناظرین سالہا سال سے ملاحظہ فرما رہے ہیں بیشمار حضرات اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں علاوہ ہاضمہ کے ہر مرض انسانی کا فوری اثر علاج ہے ہر جگہ کیب مہیا ہوگا۔ اب عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے صرف ۳۰ اپریل تک صد اصحاب مفت منگا سکتے ہیں جو نرخ ڈاک و پیکنگ کے لئے ضروری ہو بذریعہ منی آرڈر یا ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔

منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

ہندوستان میں

اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۳۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پچاس سالہ جوبلی علی گڈھ میں منائی گئی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خاں صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرت تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا اسمٰعیل شہید سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے۔ اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبارات کا نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے جو کام کئے ہیں انہیں نہایت تہذیب وجامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ؎۔ محصول علیحدہ۔

تراجم علمائے حدیث ہند

(مصنفہ مولانا امام خان صاحب نوشہروی)

ہندوستان میں گلشن حدیث کی پود شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لگائی۔ سیدنا محمد اسماعیل شہید نے اپنے خون سے سینچا۔ نواب صاحب بھوپال نے اس کے پھیلاؤ کے لئے خزانے کھول دیئے۔ آخر یہ پود ملک کے چپے چپے پر پھیل گئی اور ملک (ادیب) امام خان نے اس سدا بہار گلشن سے ایک گلدستہ سجایا جسے عوام نے بے حد پسند کیا۔ اگر آپ بھی گلشن توحید کے اس گلدستے سے اپنے روح کو معطر کرنا چاہتے ہیں تو جلدی سے منگا لیجئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ؎ محصول [illegible]

چاہئے۔ مفید ثابت [illegible]

پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

کتب متعلقہ اہل حدیث

(تصانیف حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ اور مذہب اہل حدیث کا حق پر ہونا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵/

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کر کے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳/

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام۔ ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ قیمت صرف ۲/

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲/

فقہ اور فقیہ اس میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳/

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۴/ مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶/

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید کی تردید میں بے نظیر ہے۔ قیمت ۵/

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائی کورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴/

(کتب تفاسیر)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھیے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری، رنگ بہت عمدہ۔ لکھائی، چھپائی بہت اچھی۔ سائز ۲۲×۱۸/۴ ضخامت ۴۰۲ صفحات۔ قیمت صرف للعہ/

تفسیر ثنائی اردو۔ یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں جلد اول سورہ فاتحہ و بقرہ۔ جلد ثانی سورہ آل عمران و نساء۔ جلد ثالث۔ از سورہ مائدہ تا سورہ اعراف۔ جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل جلد خامس از بنی اسرائیل تا سورہ شعرا۔ جلد ششم از شعرا تا صٰفّٰت۔ جلد ہفتم۔ از صافات تا سورہ النجم۔ جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا والناس۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲/ ہے اور پورا سٹ خریدنے والے سے ۱۰ روپیہ

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

(بزبان عربی) سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں دوران تفسیر آیات میں بھی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت ۱۰/ (۵۱۴)

(تصانیف دیگر مصنفین)

تقویۃ الایمان مصنفہ حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ طارق الاشرار و رسالہ راہ سنت و خط حضرت مولانا اسماعیل شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ جدید اڈیشن اعلیٰ کتابت طباعت اور کاغذ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲/

صراط مستقیم یہ کتاب مولانا شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں فارسی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں کر دیا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ/

فتاویٰ نذیریہ حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلویؒ کی تمام عمر کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں ہر جواب کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے۔ قیمت بجائے ۱۶ روپے کے ۸/ (یعنی نصف قیمت پر)

سجدہ تعظیم اس رسالہ میں قرآن ... روشنی سے واضح کردیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ٦ر

الارشاد الی سبیل الرشاد مصنفہ مولانا ابویحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری۔ موضوع تقلید اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کتاب نے تقلید کی جڑیں کھوکھلی کردی ہیں۔ قیمت عہ

المرقات فی احکام الصلوٰۃ جس میں نماز کے اقسام شرائط نواقض اور ...

ہدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی۔ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے۔ مانعین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب نایاب ہوچکی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ رعائتی قیمت ۴ر

فقہ محمدیہ کلاں کتاب ہذا جو سات جلدوں تک طبع ہوچکی ہے۔ مذہب اہل حدیث کے فقہی مسائل کی جزئیات پر حاوی ہے۔ کتاب دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت فی جلد ۸ر مکمل ...

معیار الحق مصنفہ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی تقلید کی تردید میں۔ قیمت ...

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین کتاب ہذا میں پچیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت الم نشرح کی گئی ہے۔ قیمت ...

اثبات التوحید قاضی فضل احمد لدھیانوی نے علمائے دیوبند اور اکابرین اہل ... پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اسکے جواب میں قریباً تیس مسائل پر بحث کرکے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی ... قاضی مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے قیمت ... ف عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ۔ خوشنما رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو ... اور ... میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ ... حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور جامعہ ملیہ دہلی ... داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ نہائت اعلیٰ۔ قیمت جلد ... جلد دوم ... جلد سوم ...

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

... ضروری مسائل نہائت تفصیل کے ساتھ بیان ... مولوی محمد جمال صاحب امرتسری۔ قیمت ٦ر

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ ...

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ہے بےنظیر ہے ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:۔ کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ہدائت المسلمین فی جواب المقلدین۔ اس رسالہ میں فاتحہ خلف الامام، رفع یدین آمین بالجہر، سینہ پر ہاتھ باندھنے، گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ٦ر

حیات طیبہ (جدید اڈیشن) مولانا شہید دہلوی کی مفصل سوانحعمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ...

تحقیق تراویح جس میں مخالفین کے دلائل کا جواب دیکر آٹھ رکعت کو مسنون ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ برائے محصولڈاک اشاعت فنڈ ... موازی ... کے ٹکٹ ارسال کریں۔

حسن البیان مصنفہ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مولوی شبلی مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاری و دیگر محدثین پر خوب رد و قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا رحیم آبادی نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے۔ جکو مولانا شبلی نے تسلیم ...

ملنے کا پتہ } منیجر اہلحد...